﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد15

جمعۃ المبارک 31/اکتوبر 2008ء

02/ذوالقعدہ 1429ہجری قمری ❁ 31/اخاء 1387 ہجری شمسی

شمارہ 44

پہلے اچھی طرح وضوکرو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو اچھی طرح وضوکرو
پھر قبلہ رخ کھڑے ہوجاؤ اور تکبیر کہو۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب قراءۃالفاتحہ حدیث نمبر 602)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیع اوقات سمجھا جاتا ہے۔

”نماز کا پڑھنا اور وضو کا کرنا طبی فوائد بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی ہر روز منہ نہ دھوئے تو آنکھ آجاتی ہے اور یہ نزول الماء کا مقدمہ ہے اور بہت سی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ پھر بتاؤ کہ وضو کرتے ہوئے کیوں موت آتی ہے؟ بظاہر کیسی عمدہ بات ہے۔ منہ میں پانی ڈال کر کلّی کرنا ہوتا ہے۔ مسواک کرنے سے منہ کی بدبُو دور ہوتی ہے۔ دانت مضبوط ہوجاتے اور دانتوں کی مضبوطی غذا کے عمدہ طور پر چبانے اور جلد ہضم ہوجانے کا باعث ہوتی ہے۔ پھر ناک صاف کرنا ہوتا ہے۔ ناک میں کوئی بدبُو داخل ہو تو دماغ کو پراگندہ کردیتی ہے۔ اب بتلاؤ کہ اس میں بُرائی کیا ہے۔ اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی حاجات لے جاتا ہے اور اس کو اپنے مطالب عرض کرنے کا موقع ملتا ہے۔ دُعا کرنے کے لئے فرصت ہوتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ نماز میں ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ اگرچہ بعض نمازیں تو پندرہ منٹ سے بھی کم میں ادا ہوجاتی ہیں۔ پھر بڑی حیرانی کی بات ہے کہ نماز کے وقت کو تضیّع اوقات سمجھا جاتا ہے جس میں اس قدر بھلائیاں اور فائدے ہیں۔ اور اگر سارا دن اور ساری رات لغو اور فضول باتوں یا کھیل اور تماشوں میں ضائع کردیں تو اس کا نام مصروفیت رکھا جاتا ہے۔ اگر قوی ایمان ہوتا، قوی تو ایک طرف اگر ایمان ہی ہوتا تو یہ حالت کیوں ہوتی اور یہاں تک نوبت کیوں پہنچتی“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 407)

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ فرانس 2008ء کی مختصر جھلکیاں

بعض بعد میں آنے والے احمدی اپنے اخلاص میں پہلوں سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ پیدا ہی احمدیت میں ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ دعاؤں اور نمازوں میں بھی آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔

(نومبائعین کی حضورانور سے ملاقات اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زرّیں نصائح)

اعلان نکاح۔ تقریب آمین۔ تقریب بیعت۔ نومبائعین کے اخلاص و وفا کے اظہار کے ایمان افروز مناظر۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

9/اکتوبر 2008ء بروز جمعرات:

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’مسجد مبارک‘ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ دو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ’مسجد مبارک‘ میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

اعلان نکاح

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ فرانس نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح عزیزہ ناصرہ کاہلوں صاحبہ بنت محمد اصغر کاہلوں صاحب آف فرانس کا عزیزم عبدالجبار بن ریاض احمد صاحب آف جرمنی سے طے پایا تھا۔ اعلان نکاح کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعدازاں حضورانور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

ساڑھے سات بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ پانچ بچے اور چار بچیاں اس میں شامل ہوئیں۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر بچے اور بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

تقریب بیعت

تقریب آمین کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی جس میں الجزائر اور مالی (Mali) کے دو افراد نے بیعت کی سعادت

حاصل کی۔ان دو کے علاوہ اس سال احمدیت میں شامل ہونے والے مالی، الجزائر، مراکش، فرانس اور نائیجیریا کے 16 احباب بھی شامل ہوئے۔اوران سب نے بھی حضورانور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

بیعت کی تقریب کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الجزائر کے نومبائع دوست سے دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح احمدی ہوئے ہیں۔موصوف نے بتایا کہ الجزائر میں ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا۔ایسا اتفاق ہوا کہ چھوٹی بیٹی بیمار ہوئی تو اسے علاج کے لئے فرانس لے کر آئے۔پروگرام یہ تھا کہ ایک ہفتہ میں آپریشن کے بعد واپس چلے جانا تھا۔اس دوران میرے ذہن میں آیا کہ ہوسکتا ہے کہ فرانس میں جماعت احمدیہ کا مرکز ہو۔کیونکہ الجزائر میں کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔چنانچہ ٹیلیفون کے محکمہ سے رابطہ کر کے جماعت کے سینٹر کا نمبر لیا اور یہاں فون کیا۔پھر مَیں جمعہ پر آیا۔جمعہ پڑھا، احباب سے رابطہ ہوا۔بہت خوشی ہوئی۔دوسری طرف بیٹی کا آپریشن لیٹ ہوگیا۔بیٹی کا آپریشن لیٹ ہونا بھی خدا کی طرف سے تھا۔یہاں مزید قیام ہوا اور مجھے معلوم ہوا کہ حضورانور فرانس آرہے ہیں تو مَیں نے عہد کیا کہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کروں گا۔اور آج مَیں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو رہا ہوں۔

آج احمدیت میں داخل ہونے والے دوسرے دوست Mali کے تھے۔حضورانور نے ان سے بھی دریافت فرمایا کہ آپ کسی طرح احمدی ہوئے۔آپ نے کیا دیکھا؟

انہوں نے بتایا کہ مَیں نے ایم ٹی اے پر الحوار المباشر کے پروگرام دیکھے ہیں۔مصطفیٰ ثابت صاحب اور ہانی طاہر صاحب کے پروگرام ایک عرصہ سے سن رہا تھا۔ایم ٹی اے پر قرآن کریم کی جو تفسیر پیش کی جارہی تھی اس میں اور دوسری تفاسیر میں زمین وآسمان کا فرق تھا۔یہ تفسیر میرے دل پر گہرا اثر کر رہی تھی۔باوجود اس کے کہ میرے بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب نے میری بہت مخالفت کی جب مَیں نے ان سے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں ہیں بلکہ وفات پا چکے ہیں۔مَیں اس بات پر پختگی سے قائم ہو چکا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔احمدیہ تفسیر نے میرا سینہ کھول دیا تھا۔اس کے بعد مَیں نے پیرس میں احمدیہ مشن سے رابطہ کیا اور یہاں آتا رہا۔مجھے علم ہوا کہ حضورانور فرانس آرہے ہیں تو مَیں نے فیصلہ کرلیا کہ حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوں گا۔الحمدللہ کہ اب مَیں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو چکا ہوں۔

بیعت کرنے والوں میں سے ایک اور دوست سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کس بات کو دیکھ کر احمدی ہوئے تھے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ مَیں نے شام (Syria) کے ایک دوست سے جماعت کے بارہ میں سنا۔انٹرنیٹ پر جماعت کی ویب سائٹ دیکھی۔MTA بھی دیکھا۔مَیں شروع میں جماعت کے قریب ہونے کے بجائے جماعت کا مخالف ہوگیا اور جماعت سے دور چلا گیا۔لیکن میری بیوی احمدی ہوگئی اور اس نے بیعت کر لی۔میری بیوی نے حضورانور کی خدمت میں میری ہدایت کے لئے خطوط لکھے اور دعا کی درخواست کی۔حضورانور کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔

بیعت کی تقریب کے دوران، جب حضورانور بیعت لے رہے تھے یہ سبھی نومبائعین مسلسل رو رہے تھے۔مسجد میں ڈیڑھ صد سے زائد مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب موجود تھے۔سبھی اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے تھے اور دعا کے دوران سسکیاں لے کر روتے رہے۔یوں لگتا تھا کہ یہ نومبائع نہیں ہیں بلکہ پیدائشی احمدی ہیں اور اپنے پیارے آقا پر اپنا سب کچھ نثار اور فدا کئے بیٹھے ہیں۔

بیعت کے بعد ان نومبائعین نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد مبارک'' سے باہر تشریف لے آئے اور مسجد کے ساتھ تعمیر ہونے والے باتھ روم اور وضو کی جگہوں کا معائنہ فرمایا اور پھر کچھ دیر کے لئے لنگر خانہ میں تشریف لے گئے جہاں شام کے کھانے کے لئے آلو گوشت کا سالن پک رہا تھا۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیگ سے ایک بوٹی اور آلو نکالا اور کھانا پکانے والے کارکن سے کہا کہ اسے توڑو۔حضور نے فرمایا دونوں چیزیں اچھی طرح گلی ہوئی ہیں۔سالن اچھا پکا ہے۔

نومبائعین کی ملاقات

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد سے ملحقہ مارکی میں تشریف لے آئے۔جہاں فرانس میں بیعت کرنے والے مختلف قوموں کے احباب مرد و خواتین سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا پروگرام رکھا گیا تھا۔مارکی میں حضورانور کے سامنے مرد حضرات بیٹھے تھے جبکہ پردہ کے پیچھے خواتین بیٹھی ہوئی تھیں۔مجموعی طور پر 22 مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے 145 غیرملکی مرد و خواتین اس پروگرام میں شامل ہوئے۔اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی خواہش لئے ہوئے بعض احباب ایک ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر دو دن میں طے کر کے پہنچے۔ایک شخص جو ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آیا تھا اس کے پاس کرایہ کی رقم نہیں تھی۔اس نے امیر صاحب کو کہا کہ مَیں نے بہرصورت حضور سے ملاقات کرنی ہے اور اس پروگرام میں شامل ہونا ہے۔مَیں مختلف لوگوں سے لفٹ لے کر آجاتا ہوں۔چنانچہ یہ فدائی دوست مختلف سفر کرنے والوں سے لفٹ لیتے ہوئے اور رات بھر کا سفر کرتے ہوئے اگلے دن دوپہر کو مشن ہاؤس پہنچے۔ملاقات کی اس تقریب میں شامل ہوئے اور حضورانور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔حضورانور کے گلے لگے اور پھر رات بھر اتنا ہی لمبا سفر طے کر کے واپس گئے کیونکہ اگلے روز ان کو ملازمت سے رخصت نہ مل سکتی تھی۔

غرض تمام غیرملکی احمدی احباب بڑی محبت اور فدائیت کے جذبہ کے ساتھ اس مجلس میں شامل ہوئے۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر ملاقات کے اس پروگرام کا آغاز ہوا۔حضورانور نے سب کو السلام علیکم کہا اور سب کا حال دریافت فرمایا۔

حضورانور نے فرمایا۔الحمدللہ کہ نومبائعین کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ان احباب میں سے اب بعض احباب نومبائع نہیں رہے بلکہ پرانے احمدی ہو چکے ہیں۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ پرانے احمدی ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ بعض ان لوگوں کے پیچھے چلنے لگ جائیں جن کو جماعت کی، اسلام کی اور احمدیت کی صحیح تعلیم کا پتہ نہیں اور صرف احمدی ہونا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ایسے لوگ بھی ہوں گے جو صحیح طرح دین سے واقفیت نہیں رکھتے۔آپ لوگوں کا کام ہے دین میں ترقی کرنا کیونکہ نئی بیعت کے بعد نئے جذبے کے ساتھ اور ایک نئے عہد کے ساتھ آپ داخل ہوئے ہیں۔اب اپنے اس جذبہ کو قائم رکھنا ہے اور اس کو آگے بڑھانا ہے۔آپ لوگ بعد میں آنے والے ہونے کے باوجود سبقت لے جانے والے اور آگے نکلنے والے ہوں۔

حضورانور نے فرمایا: یہ مَیں نے اس لئے کہا ہے کہ بعض احمدی، نئے احمدی مجھے خطوط لکھتے ہیں، شکایات لکھتے ہیں کہ فلاں احمدی پرانا احمدی ہے اس کا عمل صحیح نہیں ہے تو اچھے اور برے لوگ تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔آپ نے بیعت کی ہے ان لوگوں کی خاطر نہیں کی بلکہ دین کو سمجھتے ہوئے کی ہے اور آنحضرت ﷺ کے پیغام کو سمجھتے ہوئے آنے والے مہدی کی طرف سلام پہنچایا ہے اور اس کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو حقیقی طور پر اُس کے ہوتے ہیں، اس کی کسی سے رشتہ داری نہیں ہے۔اگر آپ لوگ دین میں بڑھیں گے، علم میں بڑھیں گے، اللہ تعالیٰ کی معرفت میں بڑھیں گے تو انشاء اللہ ہوسکتا ہے کہ آپ آئندہ جماعت کو سنبھالنے والے ہوں بلکہ مجھے امید ہے کہ آپ میں سے بہت سے چہرے ایسے ہیں جو اس قابل ہیں کہ انشاء اللہ احمدیت کی ترقی کے لئے کافی مفید کردار ادا کرنے والے بنیں گے۔

حضورانور نے فرمایا: آپ میں سے بہت سارے افریقہ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔بعض عربی بولنے والے بھی افریقہ کے ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔مَیں نے کچھ عرصہ افریقہ میں گزارا ہے۔اب بھی وہاں دورے کرتا رہا ہوں۔وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں آنے والے جو احمدی ہیں، بیعت کر کے شامل ہونے والے اپنے اخلاص میں بڑھ گئے ہیں۔یوں لگتا ہے جیسے وہ پیدا ہی احمدیت میں ہوئے تھے اور علم اور معرفت میں بھی ترقی کر رہے ہیں۔ان کا احمدیت کے لئے اور خلافت کے لئے اخلاص و وفا دیکھ کر ان پر رشک آتا ہے۔دعاؤں اور نمازوں میں بھی وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حالانکہ بہت سارے ان میں سے عیسائیت سے احمدیت قبول کرنے والے ہیں آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں اور یہی اخلاص و وفا ان کی ترقی کا بھی باعث بن رہا ہے۔

حضور نے فرمایا: آپ لوگ گو یہاں آکر اسائیلم لیا یا Migrate ہو گئے لیکن اپنی جو پچھلی جڑیں ہیں ان کو نہ بھولیں اور آپ کے جو عزیز اور رشتہ دار ہیں ان کو بھی کسی طریقہ سے احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہیں کیونکہ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے علاقہ کے لوگوں کو اس تحفے کو پہنچائیں جس کو آپ نے اچھا سمجھ کر قبول کیا اور اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔خود بھی اخلاص اور ایمان میں بڑھیں اور اس پیغام کو بھی اپنے لوگوں تک پہنچائیں۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور کوئی بات کسی نے کہنی ہے؟ اس پر نائیجر کے ایک دوست نے بتایا کہ میری ہمشیرہ نے احمدیت قبول کی ہے وہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتی ہے۔حضورانور نے فرمایا کل جمعہ کے بعد شام کا وقت لے لیں۔

مراکش کے ایک دوست نے عرض کی کہ مَیں حضورانور سے ہاتھ ملانا چاہتا ہوں۔حضورانور نے فرمایا اس پروگرام کے بعد آپ سب سے ہاتھ ملاؤں گا۔حضورانور نے اس نومبائع دوست سے دریافت فرمایا کہ آپ فرانس میں اُس جگہ کے رہنے والے ہیں جہاں مسلمان سپین سے پہلی مرتبہ فرانس میں داخل ہوئے تھے اور پھر وہاں سے واپس چلے گئے تھے۔جس پر اس نے بتایا کہ مَیں اُسی جگہ کا رہنے والا ہوں۔

ملک بینن کے ایک باشندے نے عرض کیا کہ مَیں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ٹورانٹو (کینیڈا) میں ملا تھا اور پھر کیلگری مسجد کے افتتاح کے موقع پر بھی گیا تھا۔

حضورانور نے فرمایا آپ وہی ہیں جو پیس ویلج میں سیر کے دوران ملے تھے۔جس پر اس نے کہا کہ مَیں وہی ہوں اور مجھے وہاں بڑا لطف آیا تھا۔حضورانور نے دریافت فرمایا کہ یہاں کیا کر رہے ہیں اور یہاں قیام کا سٹیٹس (Status) کیا ہے؟ جس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہاں کا Citizen (شہری) ہوں۔حضور نے فرمایا کہ آپ نے وہاں کیلگری کی مسجد دیکھی ہے اب یہاں فرانس میں بھی ایسی ہی مسجد تعمیر کریں۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گھانا میں بہت سے ایسے احمدی ہیں جنہوں نے اپنے ذاتی خرچ سے اس فرانس کی مسجد سے بڑی مساجد تعمیر کروائی ہیں۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک دن آپ بھی کریں گے۔جس پر موصوف نے عرض کی کہ انشاء اللہ۔

الجزائر کے ایک نومبائع دوست نے عرض کی کہ حضور میرا بیٹا بیمار ہے۔مَیں اس کی تصویر حضورانور کو دینا چاہتا ہوں۔اور اس کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔اس دوست نے اسی وقت حضورانور کو اپنے بیٹے کی تصویر دی۔حضورانور نے اس بچے کے لئے دعا کی۔

ایک الجیرین نواحمدی نے عرض کی کہ الجیریا میں آج کل بڑے نامساعد حالات ہیں۔لڑائی ہے، خانہ جنگی کی کیفیت ہے۔ہم کس طرح اس صورتحال سے باہر نکل سکتے ہیں اور امن قائم ہوسکتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمان جب تک خدا تعالیٰ کے پیغام، آنحضرت ﷺ کے پیغام کو نہیں سمجھتے کہ جب امام مہدی آئے تو جو اس کی نشانیاں بتائی تھیں وہ پوری ہوں تو اس کو مان لینا اور میرا اسلام اس کو پہنچانا۔تو جب تک آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے امام مہدی پر ایمان نہیں لاتے اس وقت تک یہی بے چینی رہے گی۔

حضورانور نے فرمایا جس حد تک ہم تبلیغ کر سکتے ہیں کر رہے ہیں، پیغام پہنچا رہے ہیں۔ایم ٹی اے کے ذریعہ بھی پروگرام جاری ہیں اور عرب ممالک میں پیغام پہنچ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔

حضور نے فرمایا آپ بھی دعا کریں مَیں بھی دعا کروں گا اور باقی سب احباب بھی دعا کریں۔انشاء اللہ العزیز ایک دن یہ سب احمدیت میں داخل ہوں گے اور یہ سب تکالیف دور ہوں گی۔

حضورانور نے فرمایا: ایک اور امتیازی پہلو جو مسلمان قومیں بھول گئی ہیں وہ ان کا ایک ہونا ضروری ہے۔جب تک یہ ایک ہاتھ پر اکٹھے نہ ہوں اور باہمی اتحاد نہ ہو اس وقت تک مغربی طاقتیں ان کو نقصان پہنچاتی رہیں گی۔

الجزائر کے ایک دوست نے سوال کیا کہ میرے بچے ہیں ان کی تربیت کے سلسلہ میں پریشان ہوں۔ان کو اسلامی تعلیم کس طرح دوں۔آج کل حالات اس طرح کے ہیں کہ ہر طرف خوف ہے۔مَیں اپنے بچوں کی تربیت کیسے کروں۔

حضورانور نے فرمایا شروع سے ہی بچوں کی تربیت کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور ان کو مناسب لباس کی عادت ڈالنی چاہئے۔بچوں بچیوں کو سکرٹ وغیرہ پہنا دیتے ہیں اس کی عادت ان کو پڑ جاتی ہے پھر جب بڑے ہوتے ہیں تو ایسے ہی لباس

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات ،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یو کے)

قسط نمبر14

مصر میں تبلیغی مساعی کے کچھ مزید واقعات

مصر کے ذکر پر ہم 1930ء کی دہائی میں یہاں ہونے والے بعض واقعات بھی نقل کر دیتے ہیں۔

قاہرہ سے اخبار ''اسلامی دنیا'' کا اجراء (1930ء تقریبا)

اس سال جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے قاہرہ میں آنریری مبلغ کے فرائض انجام دینے کے علاوہ اسلامی دنیا کے نام سے ایک اخبار جاری کیا مسلمانوں کا باہمی تعارف اور انہیں ان کے مصائب ملّی سے آگاہ کر کے اتحاد کی دعوت اس اخبار کی پالیسی تھی۔اس کے دو ایڈیشن نکلتے تھے ایک اردو میں دوسرا عربی میں۔ یہ اخبار مصور تھا اور اردو دنیا میں اسلامی دنیا کی خبریں نہایت شرح وبسط سے شائع ہوتی تھیں۔افسوس ہے کہ بعض ناگزیر مجبوریوں نے یہ اخبار زیادہ عرصہ تک جاری نہ رہنے دیا۔ اور اس کی اشاعت بند ہوگئی اور جناب عرفانی صاحب قاہرہ سے قادیان آ گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد5 صفحہ242)

احمدیہ مشن ایک سیّاح کی نظر میں

مرزا اسلم بیگ صاحب سیاح بلاد اسلامیہ حیدرآباد دکن اس زمانہ میں سیاحت کررہے تھے۔مرزا صاحب کو مصر اور دوسرے احمدی مشنوں کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

دوسری مرتبہ 1930ء میں قاہرہ جانے کا اتفاق ہوا اور یہ میری خوش نصیبی تھی کہ عرفانی صاحب موجود تھے۔اوران کا مشن نہایت کامیابی سے اپنے کام میں لگا ہوا تھا......اور مجھے مشن کی کارگزاری پر، مشن کے رسوخ پر، مبلغ کے خلوص پر غور کرنے کا بہت زیادہ موقع ملا۔ میں ان تاثرات کو لئے ہوئے فلسطین ، شام، استنبول، اور برلن وغیرہ گیا جہاں مجھے جماعت احمدیہ کی تنظیم اور کوششوں کا ثبوت ملتا گیا۔ مجھے حقیقتًا نہایت صدق دل سے اس کا اعتراف ہے کہ مَیں نے ہر جگہ جماعت احمدیہ کے مبلغوں کی کوششوں کے نقوش دیکھے، ہر جگہ اسلامی روایات کے ساتھ تنظیم دیکھی، ہر جگہ اس جماعت میں خلوص اور نیک نیتی پائی۔ جماعت احمدیہ میں سب سے بڑی خوبی اتحاد عمل اور امام جماعت احمدیہ کے احکام کی پابندی ہے۔اس کے اراکین کہیں اور کسی حال میں شعار اسلام اور احکام اسلام کو نظر انداز نہیں کرتے۔اور نہ اپنی اصل غرض سے اور فرض سے انجان ہوتے ہیں۔تقریروں، تحریروں یا ملاقاتوں میں ان کا نقطہ نظر ہوتا ہے۔اور وہ اشارۃً کنایۃً اپنا کام کئے جاتے ہیں۔محنت برداشت کرتے ہیں۔غیر مانوس اور غیر مشرب لوگوں میں رسوخ پیدا کر کے اپنے فرائض کی تکمیل کرتے ہیں۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 242)

ایک مصری عرب کے قبول احمدیت کی دلچسپ داستان

غالبا اسی عرصہ کی بات ہے کہ ایک دوست مکرم حاجی عبدالکریم صاحب فوجی ملازمت کے سلسلہ میں مصر گئے۔وہاں انہوں نے تبلیغ کا کام بھی جاری رکھا اور ایک دوست علی حسن صاحب احمدی ہو گئے۔ان کو لے کر حاجی صاحب مختلف مصری عرب احباب کے پاس جاتے اور تبلیغ کرتے تھے۔ ان میں سے ایک دوست محکمہ تار میں کلرک تھے۔کئی روز ان سے تبادلہ ہوتا رہا، وہ تمام مسائل میں ان کے ساتھ متفق ہوگئے مگر امتی نبی ماننے پر تیار نہ تھے۔انہوں نے اس کو الخطبة الإلهامية دیا اور پھر کئی دن اس کے پاس نہ گئے۔ایک دن اس مصری دوست کا خط آیا جس میں اس نے حاجی صاحب کو کھانے پر بلایا تھا۔ وہاں پہنچنے پر اس نے کہا آپ میری بیعت کا خط لکھ دیں۔حاجی صاحب نے پوچھا کہ کیا ختم نبوت کا مسئلہ حل ہو گیا ہے؟اس پر اس دوست نے کہا کہ مَیں نے الأزهر یونیورسٹی کے ایک بڑے عالم کو رات کے کھانے پر بلایا تھا اور اسے بتایا کہ اس طرح مجھے بعض ہندوستانیوں نے تبلیغ کی ہے اور کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور آنے والا عیسیٰ امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہے جو مسیح ومہدی ہو کر آئے گا۔چنانچہ اس کے دعویدار حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔مجھے ان لوگوں کے تمام دلائل سے اتفاق ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب امتی نبی ہیں اور یہ وہ بات ہے جس کو مَیں ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔چونکہ آپ عالم دین ہیں آپ مجھے بتائیں کہ کیا میرا موقف درست ہے یا نہیں؟

اس ازہری عالم نے جواب دیا:

مَیں نے مرزا صاحب کا لٹریچر پڑھا ہے اور بعض احمدیوں سے بھی ملا ہوں اور تبادلہ خیالات کیا ہے۔جس قسم کی نبوت کا مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے اگر اس قسم کے ہزار بھی نبی آجائیں تو ختم نبوت نہیں ٹوٹتی۔

اس پر مَیں نے کہا کہ دیکھو اب میں احمدیہ جماعت میں داخل ہوجاؤں گا اور قیامت والے دن تم اس کے ذمہ وار ہوگے۔ازہری عالم کہنے لگے کہ میرا یہ جواب صرف یہاں ہی ہے۔لیکن اگر پبلک میں سوال کروگے تو مَیں یہی کہوں گا کہ امتی نبی بھی نہیں آسکتا۔ہاں اگر آپ جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہیں تو بے شک میری ذمہ واری پر داخل ہوجائیں۔

جہاں تک میرا تعلق ہے تو میرے لئے بعض روکیں ہیں جن میں سے سب سے بڑی یہ ہے کہ اگر میں احمدی ہوجاؤں تو مجھے ملازمت سے نکال دیا جائے گا۔

یہ مصری دوست کہتے ہیں کہ جب میں نے ازہری عالم سے یہ بات سنی تو فورا جماعت میں داخل ہونے کا مصمم ارداہ کرلیا،اور الخطبة الإلهامية پڑھنا شروع کر دیا اور ختم کر کے سویا۔رات کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدنا احمد المسیح علیہ السلام ایک کثیر جماعت کے ساتھ کہیں تشریف لے جارہے ہیں۔مَیں نے دریافت کیا کہ حضور یہ کون لوگ ہیں اور انہیں آپ کہاں لے کے جارہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ اولیاء اللہ ہیں جو امت محمدیہ میں مجھ سے پہلے ہوئے ہیں اور مَیں ان کو دربار رسول میں زیارت کے لئے لے کے جارہا ہوں۔میں خاتم الأولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر میری جماعت میں سے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہی جو امتی نبی ہو جیسے میں ہوں۔

جب میں بیدار ہوا تو میرے لئے مسئلہ ختم نبوت حل ہو چکا تھا اور میں بہت خوش تھا۔

حاجی عبد الکریم صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے ان کا یہ واقعہ اور بیعت فارم پر کروا کے قادیان روانہ کر دیا۔(ماخوذ از برہان صداقت از مولانا عبد الرحمن مبشر صاحب صفحہ9تا 11)

بلاد عربیہ میں مدرسہ احمدیہ کا قیام

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے 1930ء میں حیفا میں مدرسہ احمدیہ کے نام سے ایک مکتب جاری کیا ۔جس کی ابتداء میں الشیخ المغربی صاحب (جن کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے) نے لڑکوں اور لڑکیوں کو قرآن کریم پڑھانا شروع کیا۔جس کا باقاعدہ افتتاح مولانا ابو العطاء صاحب نے یکم جنوری 1934ء کو کیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 5 صفحہ 501)

بلاد عربیہ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد

3/اپریل 1931ء میں مولانا شمس صاحب نے کبابیر میں'' جامع سیدنا محمود'' کی بنیاد رکھی جو بلاد عربیہ میں پہلی احمدیہ مسجد ہے۔مسجد کی چھت ڈالنا باقی رہ گئی تھی کہ آپ واپسی کے لئے مصر روانہ ہوگئے۔اس مسجد کی تعمیر میں کبابیر کے سب احمدی مردوں عورتوں اور بچوں نے حصہ لیا۔

اس کے بارہ میں حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں:

مَیں نے......4 شوال کو ایک مسجد بنانے کے لئے تحریک کی جسے دوستوں نے قبولیت بخشا۔اسی وقت مشترکہ زمین میں سے مسجد کے لئے قطعہ تجویز کیا گیا۔مسجد کی عمارت کے لئے تین ہزار پتھروں کا اندازہ لگایا گیا جو اسی وقت دوستوں نے حصہ رسدی سے پیش کرنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ بہت سے پتھر تیار ہو چکے ہیں۔معمار بھی انہی میں سے ہیں جو مفت تعمیر کا کام کریں گے۔سیمنٹ اور لوہے اور دروازوں وغیرہ کے لئے ستّر پونڈز کا تخمینہ لگایا گیا جس کے لئے مَیں نے شام وحمص وغیرہ میں بعض دوستوں کو بذریعہ خطوط چندہ کے لئے تحریک کی......چنانچہ انہوں نے نہایت اخلاص وقربانی کا نمونہ دکھایا اور باوجود غریب ہونے کے اپنی استطاعت سے بڑھ کر چندہ دیا۔بلاد عربیہ میں احمدی جماعت کی یہ پہلی مسجد ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اسے باعث نشرِ ہدایت بنائے۔اور جیسا کہ یہ مسجد بلند جگہ پہاڑی پر ہوگی ویسے ہی اسے احمدیت کی اشاعت کے لئے ایک مضبوط چٹان کی طرح قرار دے۔یہ مسجد 36 فٹ لمبی اور 30 فٹ چوڑی ہوگی۔اور اس کے آگے صحن ہو گا۔ایک برساتی کنواں بھی تیار کیا جائے گا۔نیز احمدی مہمانوں کے لئے اس کے قریب ایک کمرہ بنانے کی بھی تجویز ہے۔جس کمرہ میں پہلے نمازیں پڑھتے ہیں اس میں احمدی بچے تعلیم پائیں گے۔

(الفضل 23/اپریل 1931ء صفحہ2)

کبابیر میں ایک معمر شخص الحاج عبدالقادر نہایت مخلص احمدی ہیں باوجودیکہ ان کی عمر 100 برس کے قریب ہے وہ تمام نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں......۔چند روز ہوئے مستری نے انہیں بقیہ قیمت ۲۰ پونڈ دے دی تو وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے: ہم تو اب دنیا میں ایک دو روز کے مہمان ہیں اس لئے میری خواہش ہے کہ یہ روپیہ مسجد کی تعمیر میں خرچ کر دیا جائے۔اور ہو سکے تو برساتی کنواں مسجد کے ساتھ تیار کیا جائے گا وہ میرے خرچ سے ہو۔اس کے لئے 13 پونڈز کا اندازہ لگایا گیا۔انہوں نے 13 پونڈز نقد دے دیئے۔ ان کی بیوی جو ایک صالح عورت او رمخلص احمدی ہیں ان سے کہنے لگیں : میرا بھی ایک حصہ ہونا چاہئے۔آخر یہ قرار پایا کہ 3 پونڈز ان کی طرف سے ہوں اور 10 پونڈز الحاج عبدالقادر کی طرف سے۔

(الفضل 30/جولائی 1931ء صفحہ2)

جماعت احمدیہ کبابیر

محترم نواز خان صاحب جو اس عرصہ میں قاہرہ میں مقیم تھے انہوں نے اپنے ایک نوٹ میں جماعت کبابیر کے بارہ میں لکھا:

مولوی صاحب مجھے جماعتِ کبابیر سے ملانے کے لئے لے گئے۔جب ہم گاؤں کے قریب پہنچے تو بعض لڑکوں نے مولوی صاحب کو پہچان لیا اور دوڑ کر گاؤں کے لوگوں کو خبر کردی، جس سے احمدی احباب ہمارے استقبال کے لئے گاؤں سے باہر آ گئے۔یہ لوگ اس قدر جوش مسرت سے ملتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا مدت سے بچھڑے ہوئے عزیزوں سے مل رہے ہیں۔ان میں سے بعض سو سو سال کے بوڑھے بھی تھے۔انہیں مَیں نے دیکھا جب وہ معانقہ کرتے تھے تو فرط محبت سے زار زار روتے تھے۔ان کے اس عاشقانہ جوش واخلاص نے ہمیں بھی رُلا دیا۔فی الحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ایک زبردست معجزہ تھا کہ اس قدر دور کے ملک میں پہاڑ کی چوٹی پر بسنے والی قوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتی ہے اور اخلاص ومحبت میں اس قدر ترقی کر جاتی ہے کہ دیارِ محبوب کے رہنے والے ایک احمدی کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتی ہے۔......اس وقت کا یہ نظارہ اس قدر دلکش تھا جو مجھے ساری عمر نہیں بھولے گا۔اس گاؤں کے احمدیوں کی مجموعی تعداد سو سے زائد ہے جن میں بعض عالم اور بعض شاعر بھی ہیں...... ہر وقت ہمارے پاس احباب بیٹھے رہتے ہیں۔نماز کے وقت بہت سے احباب اپنا

کام چھوڑ کر آ جاتے اور چھوٹی سی مسجد بھر جاتی تھی۔
(الفضل 11/دسمبر 1930ء صفحہ 6)

حضرت مولوی صاحب کی
بلادِ عربیہ سے کامیاب مراجعت

13/اگست 1931ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حکم سے مولانا ابوالعطاء صاحب قادیان سے روانہ ہو کر 4/ستمبر 1931ء کو حیفا پہنچے۔ مولانا شمس صاحب نے آپ کو مشن کا چارج دیا اور 30/ستمبر 1931ء کو صبح آٹھ بجے مولوی صاحب حیفا سے مصر کے لئے روانہ ہوئے اور 20 دسمبر 1931ء کو قادیان مراجعت پذیر ہوئے۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بنفس نفیس اپنے خادم کی عزت افزائی کے لئے ریلوے سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ یوں ایک بہت مختصر لیکن تاریخ احمدیت کا ایک نہایت بھرپور اور ناقابل فراموش باب ختم ہوا۔

آپ کے زمانہ قیام میں حیفا اور طیرہ میں دو مستقل جماعتیں قائم ہوئیں اور بلاد عربیہ کے اہم مقامات مثلاً بغداد، موصل، بیروت، حمص، حماہ، لاذقیہ اور عمان وغیرہ میں تبلیغی خطوط کے ذریعہ پیغام احمدیت پہنچا۔

شام وفلسطین میں آپ کی مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہوئیں:۔

أعجب الأعاجیب فی نفی الاناجیل لموت المسیح علی الصلیب۔ البرهان الصریح فی ابطال الوهية المسيح۔ الهدية السنية لفئة المبشرة المسيحية ۔ حكمة الصيام ۔ ميزان الاقوال۔ توضيح المرام فی الرد علی علماء حمص و طرابلس الشام ۔ دليل المسلمين فی الرد علی فتاوی المفتين۔

(مجلة البشری مارچ 1936ء صفحہ 13، تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 526-527)

مولانا جلال الدین صاحب شمس اس وقت کبابیر سے گئے جب کہ آپ نے شام فلسطین اور مصر میں جماعت قائم کر لی تھی۔ اور متعدد قیمتی کتب تصنیف فرمائیں۔

پھر دوسری دفعہ آپ حیفا اس وقت تشریف لائے جب آپ برطانیہ سے کامیابی کے ساتھ اپنا کام مکمل کر کے واپس قادیان جا رہے تھے تو راستہ میں دمشق اور فلسطین سے ہو کر گئے۔ اس وقت آپ دمشق سے منیر الحصنی صاحب کو بھی ساتھ لے آئے تھے اور پھر ان کو قادیان بھی ساتھ ہی لے کر گئے۔ آپ نے حیفا میں وہ مسجد دیکھی جس کا سنگ بنیاد آپ نے خود رکھا تھا اور آپ کے اعزاز میں کئی پارٹیاں ہوئیں اور نظم ونثر میں آپ کی تعریف میں بہت کچھ کہا گیا۔

حضرت مولانا شمس صاحب کی مساعی
ایک جائزہ

حضرت مولانا شمس صاحب لکھتے ہیں:

"حتی المقدور جماعت کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کرنے کے لئے پوری کوشش کی جاتی ہے اور خصوصیات جماعت سے آگاہ کیا جاتا ہے۔"

مولانا جلال الدین شمس صاحب کے بلاد عربیہ میں قیام اور آپ کے عظیم الشان کاموں کے تذکرہ پر اطلاع پانے سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولانا صاحب نے کئی اصولوں کو سامنے رکھ کر کام کیا۔ چند ایک خلاصۃً یہاں ذکر کئے جاتے ہیں جو کہ مبلغین کرام کے لئے مشعل راہ ہیں۔

1۔ مخلص اور با اثر لیکن نیک وصالح افراد کو چن کر تبلیغ کرنا اور بالآخر خداداد علم، اخلاق اور بہترین نمونہ سے انہیں گرویدہ کر لینا۔

2۔ ہر جگہ جماعت قادیان کا رنگ پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔ کیونکہ جماعت کا وہی اصل مزاج ہے۔ جس کو ہر جگہ رائج کرنے کی ضرورت ہے۔ جس میں درس وتدریس کا سلسلہ، جماعتی انتظامی ڈھانچہ کا فوری قیام وغیرہ شامل ہیں۔

3۔ شروع سے ہی جماعت کے افراد میں چندہ دینے کی عادت پیدا کر دینا۔

4۔ مسجد بنانے کی کوشش۔ انہوں نے بلاد عربیہ میں جو مسجد بنائی وہ آج تک بلاد عربیہ میں اکیلی مسجد ہے۔

5۔ قادیان کی طرح ہر جگہ مدرسہ احمدیہ کی طرز پر مدرسہ کا اجراء کرنا جس میں دینی تعلیم دی جائے۔

6۔ اپنی مساعی کی باقاعدہ رپورٹ نہ صرف خلیفۂ وقت کی خدمت میں لکھتے رہنا بلکہ اس کو جماعت کے جرائد ومجلّات میں چھپواتے بھی رہنا تا کہ تاریخ میں محفوظ ہو جائے اور آئندہ نسلیں استفادہ کر سکیں۔

7۔ علاقے کی بڑی معروف اور معزز شخصیات تک رسائی اور ان کو تبلیغ کرنا اور انہیں تقاریب میں بلا کر جماعت کی تعلیم سے آگاہ کرنا۔

8۔ اور سب سے بڑی اور اہم بات یہ کہ ہر احمدی کا مرکز کے ساتھ رابطہ اور مضبوط رشتہ بنا دینا تا کہ ہر فرد جماعت عالمی مرکزیت کا حصہ بن سکے۔

حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی بابرکت مساعی میں سے بعض واقعات اس وقت درج ہونے سے رہ گئے ہیں جنکو یہاں مولانا ابوالعطاء صاحب کی خدمات سے قبل درج کیا جاتا ہے۔

شیخ عبدالقادر المغربی کا ذکر پیچھے گزر چکا ہے۔ آپ چوٹی کے ادباء میں سے تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفہ ثانیؓ کے ساتھ دمشق میں ملاقات کے دوران آپ سے کہا تھا کہ ان کا ملک دین سے خوب واقف ہے عربی ان کی زبان ہے لہذا یہاں آپ کی تبلیغ کا اثر نہیں ہوگا۔ بہتر ہے آپ کسی افریقی ملک میں کوشش کریں۔ حضورؓ نے اس کا جواب وہاں مبلغ بھیج کر دیا۔ ان کے بارہ میں ایک نہایت اہم واقعہ درج ہونے سے رہ گیا تھا جسے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

علامہ المغربی کی عربی دانی

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ فرماتے ہیں:

"ایک دن مَیں اور حضرت مولانا شمس صاحب دارالدعوۃ میں بعض دوستوں سے احمدیت کے بارہ میں باتیں کر رہے تھے کہ شیخ عبدالقادر المغربی مرحوم تشریف لائے اور بیٹھ کر ہماری باتیں سنیں۔ اثنائے گفتگو میں استخفاف سے اپنی سابقہ ملاقات کا ذکر کیا اور جو مشورہ حضور کو دیا تھا اسے دہرایا اور رمذاقاً کہا کہ الہامات کی عربی عبارت بھی درست نہیں۔ مَیں نے خطبہ الہامیہ ان کے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ پڑھیں کہاں عربی غلط ہے۔

انہوں نے اونچی آواز سے پڑھنا شروع کیا اور ایک دو لفظوں سے متعلق کہا کہ یہ عربی لفظ ہی نہیں...... مولانا شمس صاحب نے تاج العروس (عربی لغت کی کتاب) الماری سے نکالی اور وہ لفظ نکال کر دکھائے۔ سامعین کو حیرت ہوئی اور مَیں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے کہا: "کہلاتے تو آپ ادیب ہیں لیکن آپ کو اتنی عربی بھی نہیں آتی جتنی میرے شاگرد کو۔" (شمس صاحب ان دنوں مجھ سے انگریزی پڑھتے تھے) (اس پر انہیں بڑا غصہ آیا اور یہ کہتے ہوئے اٹھے اور کمرے سے باہر چلے گئے أریک غدًا النجوم الظهر کل میں تمہیں ظہر کے تارے دکھاؤں گا (یہ عربی زبان کا محاورہ ہے۔ اُردو زبان میں اس کے بالمقابل کہتے ہیں دن میں تارے دکھانا۔ ناقل)۔ مَیں نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ سامعین میں سے کچھ متاثر ہیں ان سے کہا: یہ میرے پرانے دوست ہیں۔ صلاح الدین ایوبیہ کالج میں علم ادب پڑھایا کرتے تھے اور سامعین کو علم تھا کہ مَیں بھی وہاں پڑھایا کرتا تھا۔ مَیں نے کہا انہیں خطبہ الہامیہ پڑھ کر ایسی رائے کا اظہار نہ کرنا چاہئے تھا۔ بجائے ناواقف ہونے کے انہیں حق بات مان لینی چاہئے تھی۔ جب دوست چلے گئے اور شام ہو گئی تو شمس صاحب نے مجھ سے کہا: حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے الوداع کرتے وقت آپ کو یہ نصیحت کی تھی کہ شیخ عبدالقادر المغربی سے نہیں بگاڑنا۔ وہ آپ کے دوست ہیں اور ان کا شہر میں بڑا اثر ہے۔ مَیں نے شمس صاحب سے کہا: فکر نہ کریں، وہ میرے دوست ہیں، مَیں انہیں ٹھیک کر لوں گا۔ کل صبح ہم دونوں ان کے پاس جائیں گے۔ دوسرے دن صبح سویرے ہم دونوں ان کے مکان پر گئے۔ دستک دی تو مغربی صاحب تشریف لے آئے اور آتے ہی مجھ سے بغلگیر ہوئے اور مجھے بوسہ دیا اور کہا کہ آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ مَیں آپ کی طرف آنا ہی چاہتا تھا۔ اندر تشریف لے آئیں، قہوہ پئیں اور مَیں آپ کو دکھاؤں کہ میری رات کیسے گزری۔ ہم اندر گئے تو انہوں نے رسالہ الحقائق عن الأحمدیہ کی طرف اشارہ کیا اور کہا: یہ رسالہ میرے ہاتھ میں تھا اور غصہ میں باہر آیا اور پختہ ارادہ کیا کہ اس رسالہ کا ردّ شائع کروں۔ مَیں نے حدیث اور تفاسیر کی کتب جو میرے پاس تھیں وہ میز پر رکھ لیں اور عشاء کی نماز پڑھ کر ردّ لکھنا شروع کر دیا۔ ادھر یہ رسالہ پڑھتا اور ردّ لکھنے کے لئے کتابیں دیکھتا۔ ایک ردّ لکھتا اس میں تکلف معلوم ہوتا، اسے پھاڑا، ایک اور ردّ لکھتا اسے بھی پھاڑا اور اسی طرح رات بہت گزر گئی۔ بیوی نے کہا: رات بہت گزر گئی آرام کر لیں۔ مَیں نے کہا سید زین العابدین نے مجھے بہت ذلیل کیا ہے اور مَیں یہ ردّ لکھ کر سوؤں گا۔ چنانچہ صبح کی اذان ہوئی اور مَیں ردّ لکھنے کے بعد اس طرح کاغذ پھاڑتا جاتا اور چمنی کی طرف اشارہ کیا کہ وہ دیکھو ڈھیر۔ جب اللہ اکبر کی آواز میرے کان میں پڑی تو میرے نفس نے مجھے کہا: صداقت بہت بڑی شئے ہے اور تمہارا اس طرح بناوٹ سے ردّ کرنا درست نہیں۔

مَیں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اب ایک کلمہ مخالفت کا مجھ سے نہیں سنیں گے۔ آپ کے خیالات سراسر اسلامی ہیں اور آپ آزادی سے تبلیغ کریں اور پوچھنے والوں سے میں آپ کے حق میں اچھی بات ہی کہوں گا۔ لیکن مَیں آپ کے فرقہ میں داخل نہیں ہوں گا کیونکہ فرقہ بندی سے مجھے نفرت ہے......اور مرحوم آخری دم تک جماعت کی تعریف ہی کرتے رہے۔ (حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب، تالیف احمد طاہر مرزا صفحہ 27 تا 29)

یا قلبی اذکر أحمدا

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب عیسائیت کے بڑے بڑے علماء اور عربی زبان کے ادباء میں تبلیغ کے لئے شام کے شہر حمص تشریف لے گئے وہاں کا واقعہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

مرحوم عیسیٰ خوری کے ہاں جو بہت بڑے ادیب اور مؤرخ تھے قیام کیا۔ یہ سب سے بڑے گرجے کے نگران قسیس تھے۔ خوری صاحب اس سے قبل بمعہ تین عیسائی ادباء کے مجھ سے دمشق ملنے آئے تھے، کہا کہ وہ تحقیق کی غرض سے آئے ہیں۔ اخباروں میں میرے بعض مقالات پڑھے ہیں۔ دوران گفتگو عیسیٰ خوری نے بتایا کہ مصر کے کسی رسالہ یا اخبار میں دیر ہوئی انہوں نے پڑھا تھا کہ اصل میں عالم تو نور الدین (حضرت خلیفۃ المسیح الأولؓ) ہیں جنہوں نے حجاز میں تعلیم حاصل کی اور خود بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم معمولی ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے ہم سے پوچھا کہ ان دونوں کا کوئی کلام عربی میں ہے جسے دیکھ کر وہ اندازہ کر سکیں؟ شمس صاحب نے قصیدہ خلیفہ اولؓ جو براہین احمدیہ کی تعریف میں ہے انہیں دیا۔ چند شعر پڑھ کر انہوں نے کہا اس میں وزن کے لحاظ سے فلاں فلاں نقص ہے۔ مَیں نے یا قلبی اذکر أحمدا کا قصیدہ ان کے سامنے رکھا اور بتایا کہ یہ قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ کا ہے۔ انہوں نے شعر پڑھنے شروع کئے اور پڑھتے چلے گئے۔ حتّی کہ وجد میں آ گئے۔ بے اختیار کہنے لگے: یہ تو اعلیٰ درجہ کی عربی ہے۔ ملاقات کے آخر میں عیسیٰ خوری صاحب اور ان کے ساتھیوں نے باصرار دعوت دی کہ میں حمص آؤں۔ عیسیٰ خوری صاحب نے کہا میں ان کا مہمان ہوں گا۔

چنانچہ انہوں نے پانچ دن ٹھہرایا۔ کثرت سے عیسائی مرد اور عورتیں ملاقات کے لئے آتے۔ دلچسپی سے میری باتیں سنتے عیسیٰ خوری صاحب میری شائع شدہ کتابیں۔ ۱) الخطاب الجلیل، ۲) التعلیم، (کشتی نوح کا ترجمہ)، ۳) کتاب حیاۃ المسیح ووفاته، اور ۴) الحقائق عن الأحمدیہ اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

ہفتہ کی شام کو مَیں حمص پہنچا تھا اگلی صبح وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گرجے میں لے گئے جو فتح حمص سے قبل عیسائیوں کے قبضہ ہی میں رہا۔ ان کی عورتیں بھی ساتھ تھیں جنہوں نے اسلامی طرز کا پردہ کیا ہوا تھا۔ عیسیٰ خوری صاحب عبادت کے بعد مراقبہ کے لئے ایک الگ حجرہ میں گئے۔ مَیں ایک طرف کھڑا تھا کہ عربی طرز کے لباس میں خوش پوش خوش شکل چند نوجوان میرے پاس آئے۔ اور مجھ سے پوچھا: حضرتك أيضا من أتباع المسيح؟ (کیا آپ بھی مسیح کے ماننے والے ہیں؟) مَیں نے کہا: أي نعم، آمنت بالمسيح الأول والمسيح الثاني۔ (جی ہاں، میں مسیح اول اور مسیح ثانی دونوں پر ایمان لاتا ہوں) تو ان میں سے ایک نے کہا: و حضرتك من الأحمديين؟ (کیا آپ احمدی ہیں؟) مَیں نے کہا: أنا أحمدي (میں احمدی ہوں) اور ان سے پوچھا آپ جانتے ہیں کہ احمدی کون ہیں؟ کہنے لگے ہاں ان کے دو مربی دمشق میں آئے ہوئے ہیں اور ہمارے عیسیٰ خوری صاحب ان سے مل کے آئے ہیں۔ اور ان کی کتابیں بھی لائے ہیں۔ اور وہ کتابیں درسًا پڑھ کے سنائی ہیں۔ مَیں نے پوچھا ان کتابوں کے متعلق ان کی کیا رائے ہے؟ وہ کہنے لگے بخدا باتیں تو بالکل سچی ہیں اور ان میں ہماری کتابوں ہی کے حوالے ہیں یعنی انجیل وغیرہ کے۔ اور عیسیٰ خوری صاحب احمدیوں کے خیالات کی تعریف کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک نوجوان نے کہا: کیا آپ سید زین

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مساجد کی تعمیر کا سب سے بڑا مقصد تو تقویٰ کا قیام ہی ہے۔ مسجد ہمیں جہاں ایک خدا کے حضور جھکنے والا بنانے والی ہوتی ہے اور بنانے والی ہونی چاہئے، وہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی بھی ہونی چاہئے۔

کئی صدیاں پہلے فرانس میں مسلمان سپین کے راستے سے داخل ہوئے تھے لیکن یہاں مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا لیکن مسیح محمدی کو جو پیار اور محبت اور دعاؤں کا ہتھیار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہے جو دلوں کو گھائل کرنے والا ہے۔ اس دفعہ یہ حملہ دلوں کو جیتنے کے لئے ہے۔ پس اس موقع کو ضائع نہ کریں اور اپنی عبادتوں اور اعلیٰ اخلاق اور تبلیغ کے معیار پہلے سے بلند کریں تا کہ سعید فطرت لوگوں کو آنحضرتؐ کے جھنڈے تلے جلد سے جلد لے آئیں۔

فرانس کی پہلی احمدیہ مسجد ''مسجد مبارک'' کے نہایت مبارک افتتاح کے موقع پر احباب کو اہم نصائح

دو مبلغین سلسلہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب قمر اور مکرم مولانا عبد الرشید رازی صاحب کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 10 راکتوبر 2008ء بمطابق 10 راخاء 1387 ہجری شمسی بمقام بمقام مسجد مبارک۔ پیرس (فرانس)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْکُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰ تِکُمْ وَرِيْشًا۔ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِکَ خَيْرٌ۔ذٰلِکَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّکَّرُوْنَ (سورة الاعراف 27)

الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ فرانس کو بھی پہلی مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد مزید مسجدوں کے لئے ایک مضبوط بنیاد ثابت ہو۔ ملکی قوانین بھی راہ میں حائل نہ ہوں اور احباب جماعت کے اندر بھی مساجد کی تعمیر کے لئے قربانیوں کا شوق مزید بڑھے۔ اور تعمیر کے لئے صرف شوق ہی نہیں بلکہ وہ روح بھی پیدا ہو جس سے وہ مساجد کی تعمیر کے مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اس مسجد کی تعمیر نے یقیناً افراد جماعت کو یہ سبق دیا ہوگا کہ اگر ارادہ پختہ ہو اور لگن سچی ہو تو وقت آنے پر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمام روکیں دُور فرما دیتا ہے۔ یہ جگہ جہاں اب یہ خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ہے گو میناروں وغیرہ کی اونچائی کے بارہ میں کونسل نے علاقہ کے لوگوں کے شور مچانے پر بعض یہاں پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں لیکن کم از کم اس جگہ مسجد کے نام کے ساتھ ہمیں ایک پراپر (Proper) مسجد بنانے کی، باقاعدہ مسجد بنانے کی اجازت تو ملی اور موجودہ ضرورت کے لحاظ سے عورتوں اور مردوں کو نمازیں ادا کرنے کے لئے، جمعہ پڑھنے کے لئے جگہ میسر آ گئی۔ آج تو باہر سے بھی کچھ مہمان آئے ہوئے ہیں اس لئے جگہ چھوٹی نظر آ رہی ہے۔ فرانس کی جماعت کے لحاظ سے، اس علاقہ کی جماعت کے لحاظ سے مسجد کی یہ جگہ کافی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میناروں کی اونچائی کا مسئلہ بھی آہستہ آہستہ حل ہو جائے گا۔ اس جگہ پر جیسا کہ آپ جانتے ہیں پہلے ایک عارضی ہال تھا جس میں نمازیں پڑھی جاتی تھیں۔ علاقہ کے لوگوں کے اکثر اعتراض بھی آتے رہتے تھے یہاں تک کہ ایک وقت میں وہی ہمارے مہربان میئر صاحب جو اس وقت بھی یہاں ابھی آئے ہوئے تھے وہ بھی ایک دن غصّہ میں بھرے ہوئے آئے اور یہاں نمازوں پر پابندیاں لگانے کی، اس ہال کو گرانے کی دھمکیاں بھی دیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے ان لوگوں کے دلوں کو اپنے فضل سے بدلا تو انہی لوگوں نے باقاعدہ مسجد کی اجازت بھی دے دی۔ بلکہ مجھے یاد ہے کہ یہی میئر صاحب جو ایک زمانہ میں جماعت کے بارے میں اچھے خیالات نہیں رکھتے تھے ایک جلسہ پر یہاں تشریف لائے۔ مَیں یہیں تھا تو بڑے ادب احترام سے سٹیج پر بھی جوتے اتار کر آئے، بڑے احترام سے مجھے ملے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کا دل نرم کیا اور وہی شخص جو ہمیں نمازوں سے روکتے ہوئے ہمارے اُس عارضی ہال کو گرانے کے درپے تھا ہمیں باقاعدہ مسجد کی تعمیر کے لئے نہ صرف اجازت دینے کے لئے تیار ہو گیا بلکہ راستے کی روکوں کو دور کرنے کے لئے خود ہمارا مددگار بن گیا اور ابھی تک یہ ہماری مدد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان کا سینہ مزید کھولے کہ وہ احمدیت کے پیغام کو، اسلام کے پیغام کو بھی سمجھنے والے بنیں۔

پس یہ جو اللہ تعالیٰ جماعت پر فضل فرماتا ہے اور اپنے بیشمار انعامات سے نوازتا ہے اور ہم جو مانگ رہے ہوتے ہیں اس سے بہت بڑھ کر دیتا ہے، يَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ کے الفاظ کہہ کر جب تسلی دیتا ہے تو صرف اپنوں کو ہی مددگار نہیں بناتا بلکہ غیروں کے دلوں میں بھی ڈالتا ہے کہ وہ اس کے بندوں کے معین و مددگار بن جائیں۔ یہ باتیں ہمیں خدا تعالیٰ کا شکرگزار بنانے والی ہونی چاہئیں اور شکرگزاری کا اظہار ہم کس طرح کر سکتے ہیں؟ اس کا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ ہو۔ مسجد کی زینت اور خوبصورتی کا خیال پہلے سے بڑھ کر رکھنے والے ہوں تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں کیونکہ مساجد کی تعمیر کا سب سے بڑا مقصد تو تقویٰ کا قیام ہی ہے۔ مسجد ہمیں جہاں ایک خدا کے حضور جھکنے والا بنانے والی ہوتی ہے اور بنانے والی ہونی چاہئے، وہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والی بھی ہونی چاہئے۔ پس یہ ایک بہت بڑا مقصد ہے جو ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ شکرگزاری تبھی ممکن ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت پہلے سے بڑھ کر کرنے والے ہوں گے۔ اس کے گھر میں جب جائیں تو تمام دنیاوی سوچیں اور خیالات باہر رکھ کر جانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ خدا کا گھر ہے اور جب ہم اس کے گھر اس لئے جا رہے ہیں کہ وہی ایک خدا ہے جو تمام جہانوں کا مالک ہے اور خالق ہے، وہ رب العالمین ہے۔ ہماری زندگی، ہمارے پیاروں کی زندگی عطا کرنے والا وہی ہے، ہماری ضروریات زندگی کو پورا کرنے والا وہی ہے تو پھر اس کے حضور حاضر ہوتے ہوئے کسی دوسری چیز کا ہمیں خیال نہیں آئے گا۔ جب ہماری یہ سوچ ہوگی، جب تک ہمارے اندر یہ سوچ قائم رہے گی ہر قسم کے مخفی شرکوں سے بھی اتنے عرصہ کے لئے ہم بچے رہیں گے۔

آج کل دنیا کے دھندے اور فکریں انسان کی سوچیں اپنی طرف مبذول کرا لیتی ہیں اور نماز پڑھتے پڑھتے بھی سوچیں اس طرف نہیں ہوتیں اور اپنی سوچوں میں غائب انسان الفاظ تو دوہرا رہا ہوتا ہے لیکن اس کو سمجھ نہیں آ رہی ہوتی کہ کیا کر رہا ہے۔ سلام پھیرتا ہے اور نماز سے فارغ ہو جاتا ہے۔ اس زمانہ کے امام کو مان کر جب ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو پہلی بات تو یہ کہ جمعہ کے جمعہ نہیں بلکہ سوائے اشد مجبوری کے نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کی کوشش کریں۔ مسجد میں آئیں تو صرف اور صرف اس کی طرف توجہ ہو اور پھر یہ کہ جیسا کہ مَیں نے کہا اپنی عبادتوں اور مسجد کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔

اور وہ حق کس طرح ادا ہوگا اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) ’’یعنی ہم نے جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے‘‘ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنالوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے‘‘۔

آپ فرماتے ہیں کہ ’’ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شے ہو جاوے گا‘‘۔

فرمایا: ’’ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجالاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی‘‘۔ فرمایا: ’’ اب دیکھو ہزاروں مساجد ہیں مگر سوائے اس کے کہ ان میں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے؟‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ222 ۔جدید ایڈیشن ۔مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد اور تنبیہ دل کو ہلا دیتا ہے کہ آپ ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔ ہماری اصلاح کے لئے اور خدا تعالیٰ سے ہمارا تعلق جوڑنے کے لئے کس درد سے ہمیں سمجھاتے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر شے بنانے کے لئے آپ میں کس قدر بے چینی پائی جاتی ہے۔ پس ایسی عبادتوں کا حصول ہمارا مطمح نظر ہونا چاہئے اور اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے تبھی ہم اپنی عبادتوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے بھی بن سکتے ہیں اور مساجد کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والے بھی بن سکتے ہیں۔ ورنہ مسجدیں تو دوسرے بھی بنا رہے ہیں، بعض مسجدیں خوبصورتی کے لحاظ سے اتنی خوبصورت ہیں کہ ہماری مساجد ان کا مقابلہ نہیں کرسکتیں لیکن کیونکہ وہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے باہر رہ کر بنائی گئی ہیں اس لئے ظاہری خوبصورتی تو ان میں بیشک ہے لیکن جو اصل خوبصورتی جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے ان میں پیدا نہیں ہوسکتی کیونکہ مسجد بنانے والوں نے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے زمانے کے امام کو نہ صرف مانا نہیں بلکہ اس کی مخالفت میں بھی بڑھ گئے۔ اُس مسیح و مہدی کو نہیں مانا جس کے آنے کی خبر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے دی تھی۔

پس اب جبکہ ہم نے یہاں اپنی مسجد بنالی ہے جو گو اتنی بڑی نہیں لیکن پھر بھی جیسا کہ مَیں نے کہا فی الحال یہاں کی ضرورت کے لئے کافی ہے۔ اب اس مسجد کے بن جانے کے ساتھ احمدیوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ مسلموں اور غیر مسلموں سب کی توجہ اب اس مسجد کی وجہ سے آپ کی طرف پھرے گی۔ بلکہ کل امیر صاحب نے مجھے یہاں چھپنے والا ایک رسالہ دکھایا جس کی بڑی سرکولیشن ہے جس نے مسجد کے حوالے سے ہمارا تعارف شائع کیا ہے۔ اس سے جہاں جماعت کا تعارف دوسروں تک پہنچے گا وہاں حاسدوں کے حسد بھی بھڑکیں گے اور دونوں باتوں کے لئے یعنی تعارف کی وجہ سے تبلیغ کے مواقع پیدا ہونے اور اس کے بہترین نتائج ظاہر ہونے کے لئے بھی اور حسد کی وجہ سے دشمنیاں پیدا ہونی ہیں۔ ان دشمنیوں کے پیدا ہونے پر نقصان سے بچنے کے لئے بہترین ذریعہ دُعا ہے۔ عبادتوں کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے اس سے تضرع اور عاجزی سے اس کی مدد مانگنا ہے۔ دلوں کو کھولنے والا بھی خدا تعالیٰ ہی ہے اور حاسدوں کے حسد سے بچانے والا بھی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ پس اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ آپ کو دو بلکہ تین طرح کے چیلنجوں کا سامنا کرنا ہے۔ ایک تو عبادتوں کو پہلے سے بڑھ کر بجالانے کی اور سجانے کی کوشش کرنی ہے اور اس کے لئے خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے گھر میں آ کر پانچ وقت اپنی نمازیں ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ جب نمازوں کی طرف بلایا جائے تو اس پر بغیر کسی حیل و حجت کے لبّیک کہنا ہے کہ حقیقی فلاح نمازوں سے ہی ملتی ہے نہ کہ دنیاوی دھندوں سے۔ پس ان مغربی ملکوں میں رہنے والے عام طور پر اور فرانس کے اس شہر میں یا اس کے قریب رہتے ہوئے خاص طور پر جس کے بارہ میں مشہور ہے کہ دنیاوی رنگینیوں اور چکا چوند کا شہر ہے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنانا یقیناً خدا تعالیٰ کے پیار کو سمیٹنے والا بنائے گا۔ پس اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اپنی عبادتوں کے بھی نئے معیار قائم کریں۔

دوسرا چیلنج تبلیغ کا ہے جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی مواقع پر بتا چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی جگہ فرمایا ہے کہ جہاں اسلام کو متعارف کرانا ہو، جہاں ایک مرکز کی طرف لانے کی کوشش کرنی ہو۔ وہاں مسجد بنا دو، اس سے تعارف پیدا ہوتا ہے اور تبلیغ کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا، ابھی باقاعدہ اس مسجد کا افتتاح نہیں ہوا کہ رسالہ میں جماعت اور مسجد کا تعارف بھی شائع ہو گیا۔ پس یہ ابتداء ہے، انشاء اللہ تعالیٰ تبلیغ کے مزید راستے کھلیں گے اور جب یہ راستے کھلیں گے تو پھر لوگوں کی نظریں آپ پر ہوں گی۔ پس اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے بھی تیار ہو جائیں۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرانس کی جماعت کی تبلیغ کی مساعی اچھی ہے، کتنے فیصد لوگ شامل ہیں مجھے نہیں پتہ لیکن بہر حال اچھے نتائج ہوتے ہیں، لیکن بعض طبقوں اور قوموں تک محدود ہیں جس میں عرب مسلمان زیادہ ہیں۔ یہ بڑی اچھی بات ہے اور عربوں کا پہلا حق بنتا ہے کہ ان تک آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی آمد کا پیغام پہنچایا جائے۔ کیونکہ یہ ان لوگوں کا ہی ہم پر احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں آنحضرت ﷺ کا پیغام پہنچا کر ہمیں اس خوش قسمت اُمّت میں شامل ہونے کا سامان بہم پہنچایا، جس نے ہماری دنیا بھی سنواری اور اخروی اور دائمی زندگی کے راستے بھی دکھائے۔ پس اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ تمام عرب تک آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کا پیغام پہنچانا ہمارا اوّلین فرض ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور اس زمانہ میں یہ عظیم مشن مسیح موعود اور مہدی موعود کا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے دنیا کو اکٹھا کریں۔ پس یہ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ ہدایت دینا چاہے گا جس کی فطرت نیک ہوگی اس کے آپ ﷺ کی غلامی میں آنے کے سامان اللہ تعالیٰ پیدا فرمادے گا۔

پس پیغام پہنچانا اور پھر دعا کرنا یہ ہمارا اہم کام ہے۔ کیونکہ دعاؤں کا ہتھیار ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سب سے کارآمد ہتھیار ہے اور یہی ہتھیار آپ کو دیا گیا ہے اس لئے کبھی اپنے علم اور اپنی تبلیغ پر بھی انحصار نہ کریں۔ پھل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی لگتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے دعائیں انتہائی ضروری چیز ہیں اس لئے کبھی دعاؤں کو نہ بھولیں۔

اور پھر تیسرا چیلنج، جب دنیا کی نظر آپ پر پڑے گی تو اپنے اعمال پر بھی ہمیں نظر رکھنی ہوگی کیونکہ جس کو تبلیغ کریں گے وہ ہمارے عمل بھی دیکھتا ہے۔ وہ یقیناً ہمارا اٹھنا بیٹھنا اور رکھ رکھاؤ دیکھے گا۔ وہ ہمارے آپس کے تعلقات کو دیکھے گا۔ وہ ہمارے قول و فعل کو دیکھے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے‘‘۔ فرمایا ’’ جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونے سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ مَیں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129) ’’یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور احسان کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’ انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اُس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ455۔جدید ایڈیشن)

پس آج ہم نے اپنے اعمال پر نظر رکھ کر اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اپنے ساتھ دنیا کے لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں کو زمینی اور سماوی آفات سے بچانا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لاکر اس دنیا میں بھی تباہ ہونے سے بچانا ہے اور آخرت کی آگ سے بھی بچنے کے راستے دکھانے ہیں۔ پس اسی بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ ہم نے ایک مسجد بنالی۔ مومنین کا ترقی کی طرف اٹھنے والا ہر قدم اسے مزید ذمہ داریوں کا احساس دلاتا ہے اسے مزید ترقی کے راستوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ تقویٰ میں مزید ترقی کی طرف سے توجہ دلاتا ہے اور جوں جوں تقویٰ میں ترقی ہوتی جاتی ہے، ذمہ داری کا احساس بھی بڑھتا چلا جاتا ہے اور نیکیوں کو بجالانے کے لئے نئے سے نئے راستے بھی نظر آنے لگتے ہیں۔

پس یہ پہلا قدم تو آپ نے اٹھا لیا کہ ایک مسجد بنالی لیکن اس کا اصل اجر تبھی ہمیں ملے گا جب یہ احساس رہے کہ ہمارا یہ عمل محض لِلّٰہ ہے، اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے اور اس کا حق ہم نے ادا کرنا ہے اور جب یہ احساس ہوگا تو ہمارے تقویٰ کے معیار بھی بڑھتے چلے جائیں گے۔ ہماری عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہوں گی۔

آنحضرت ﷺ نے جب مسجد بنانے والوں کو یہ خوشخبری دی کہ مسجد بنانے والے کو ایسا ہی گھر جنت میں ملے گا تو ساتھ یہ بھی فرمایا یہ شرط لگائی کہ مسجد اللہ تعالیٰ کے لئے ہو تو اس کا اجر ہے اور جو مسجد اللہ کے لئے ہو اس میں انسان خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے لئے عبادت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مسجد کی تعمیر کرکے یا اس کے لئے کسی قسم کی قربانی کرکے اس میں فخر نہیں پیدا ہو جاتا بلکہ اس کا دل اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی خشیت میں مزید بڑھتا ہے اور وہ یہ دعا کررہا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے وہ وہی باتیں کرنے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ کی پسندیدہ اور خدا کے بندوں کے لئے آسانی اور خوشی پیدا کرنے والی ہو نہ کہ تکلیف میں ڈالنے والی۔

پس آج جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر شکرگزاری کا اظہار کرنا ہے یا کر رہے ہیں تو اس کا

بہترین طریقہ یہی ہے کہ تقویٰ میں ترقی ہو اور ہماری عبادتیں اور ہمارے سب عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں اور یہی چیز خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں خدا تعالیٰ نے اس بات کی طرف راہنمائی فرمائی ہے کہ انسان کو تقویٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھنا چاہئے۔

خدا تعالیٰ نے یہاں لباس کی مثال دی ہے کہ لباس کی دو خصوصیات ہیں۔ پہلی یہ کہ لباس تمہاری کمزوریوں کو ڈھانکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ زینت کے طور پر ہے۔ کمزوریوں کے ڈھانکنے میں جسمانی نقائص اور کمزوریاں بھی ہیں، بعض لوگوں کے ایسے لباس ہوتے ہیں جس سے ان کے بعض نقص چھپ جاتے ہیں۔ موسموں کی شدت کی وجہ سے جو انسان پر اثرات مرتب ہوتے ہیں ان سے بچاؤ بھی ہے اور پھر خوبصورت لباس اور اچھا لباس انسان کی شخصیت بھی اجاگر کرتا ہے۔ لیکن آج کل ان ملکوں میں خاص طور پر اس ملک میں بھی عموماً تو سارے یورپ میں ہی ہے لباس کے فیشن کو ان لوگوں نے اتنا بیہودہ اور لغو کر دیا ہے خاص طور پر عورتوں کے لباس کو کہ اس کے ذریعہ اپنا ننگ لوگوں پر ظاہر کرنا زینت سمجھا جاتا ہے اور گرمیوں میں تو یہ لباس بالکل ہی ننگا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لباس کے یہ دو مقاصد ہیں ان کو پورا کرو۔ اور پھر تقویٰ کے لباس کو بہترین قرار دے کر توجہ دلائی، اس طرف توجہ پھیری کہ ظاہری لباس تو ان دو مقاصد کے لئے ہیں۔ لیکن تقویٰ سے دور چلے جانے کی وجہ سے یہ مقصد بھی تم پورے نہیں کرتے اس لئے دنیاوی لباسوں کو اس لباس سے مشروط ہونا چاہئے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ یہاں لفظ رِیْــش استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی ہیں پرندوں کے پَر جنہوں نے انہیں ڈھانک کر خوبصورت بنایا ہوتا ہے۔ وہی پرندہ جو اپنے اوپر پروں کے ساتھ خوبصورت لگ رہا ہوتا ہے اس کے پَر نوچ دیں یا کسی بیماری کی وجہ سے وہ پَر جھڑ جائیں تو وہ پرندہ انتہائی کراہت انگیز لگتا ہے۔

پھر اس کا مطلب لباس بھی ہے اور خوبصورت لباس ہے۔ لیکن بدقسمتی سے آج کل خوبصورت لباس کی تعریف ننگا لباس کی جانے لگ گئی ہے اور اس میں مردوں کا زیادہ قصور ہے کہ انہوں نے عورت کو اس کی کھلی چھٹی دی ہوئی ہے اور عورتیں بھی اپنی حیا اور تقدس کو بھول گئی ہیں اور ہماری بعض مسلمان عورتیں بھی اور احمدی بھی اِکّا دُکّا متاثر ہو جاتی ہیں۔ پردے اور حجاب جب اترتے ہیں تو اس کے بعد پھر اگلے قدم ننگے لباسوں میں آ جاتے ہیں۔ پس اپنے تقدس کو ہر عورت کو قائم رکھنا چاہئے۔ کل ہی مجھ سے ایک نئے احمدی دوست نے سوال کیا کہ اس معاشرے میں جہاں ہم رہ رہے ہیں بہت ساری برائیاں بھی ہیں ننگے لباس بھی ہیں تو ہم کس طرح اپنی بیٹیوں کو معاشرے کے اثرات سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ تو مَیں نے انہیں یہی کہا تھا کہ بچپن سے ہی بچوں میں اپنی ذات کا تقدس پیدا کریں انہیں احساس ہو کہ وہ کون ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سے کیا چاہتا ہے؟ اور پھر بڑی عمر سے ہی نہیں بلکہ پانچ چھ سال کی عمر سے ہی انہیں لباس کے بارے میں بتائیں کہ تمہارے اردگرد معاشرے میں جو چاہے لباس ہو لیکن تمہارے لباس اس لئے دوسروں سے مختلف ہونے چاہئیں کہ تم احمدی ہو۔ اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کو وہی لباس پسند ہے جن سے ننگ ڈھکا ہو۔ ان کے اندر کی نیک فطرت کو ابھاریں کہ انہوں نے ہر کام خدا تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے۔ تو آہستہ آہستہ بڑے ہونے تک ان کے ذہنوں میں یہ بات پختہ اور راسخ ہو جائے گی۔

اسی طرح رِیْش کا مطلب دولت بھی ہے اور زندگی گزارنے کے وسائل بھی ہیں۔ یہاں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے لئے بھی تقویٰ ضروری ہے، زندگی کی سہولیات حاصل کرنے کے لئے کوئی غلط کام نہیں کرنا، غلط ذریعہ سے دولت نہیں کمانی۔ ناجائز کاروبار نہیں کرنا، حکومت کا ٹیکس چوری نہیں کرنا۔ اس طرح کی دولت سے تم اگر چوری کرتے ہو تو ظاہراً تو شاید عارضی طور پر خوبصورت گھر بنا لو لیکن تقویٰ سے دُور چلے جاؤ گے۔ اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری کمزوریوں کو ڈھانکنے کے لئے اور تمہاری زینت کے لئے جو جائز اسباب تمہارے لئے میسر کئے ہیں۔ ان کو استعمال میں لانا ضروری ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھو کہ لباس تقویٰ ہی اصل چیز ہے۔ اس کی طرف اگر تمہاری نظر رہے گی تو ظاہری لباس، رکھ رکھاؤ اور زینت کے لئے بھی تم اس طرح عمل کرو گے جس طرح خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور جس طرح تمہارے باپ آدم نے اپنے آپ کو ڈھانکنے کی کوشش کی تھی جب شیطان نے اسے بہکایا تھا۔ پس آدم کی اولاد کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف، اس کی خشیت اور تقویٰ ہر وقت پیش نظر رہے گا اور استغفار اور توبہ اور دعاؤں سے اس کی حفاظت کی کوشش کرتے رہو گے تو دنیا میں جو بے انتہا لغویات ہیں ان سے بھی بچ کر رہو گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے، چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے“۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 210)۔ یعنی گہرے سے گہرے مطلب باریک مطلب کو تلاش کرے اور پھر عمل کرنے کی کوشش کرے“۔

آپؑ فرماتے ہیں: ”ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے“۔

پس یہ کم از کم معیار ہے جو ہمارا ہونا چاہئے کہ تقویٰ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا ہے کہ ہماری زینت ظاہری لباسوں، دولت کو جمع کرنے یا اعلیٰ گھر بنانے اور ان کو صرف سجانے میں نہیں ہے بلکہ اصل زینت جو روحانی زینت ہے۔ اس لباس سے ہے جو تقویٰ کا لباس ہے اور یہی ایک احمدی کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ اور یہ لباسِ تقویٰ کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ”اللہ سے کئے گئے عہد کا پورا حق ادا کرتے ہوئے اور بندوں کے حقوق بھی صحیح طرح ادا کرو“۔

ایک احمدی کے لئے یہ حق ادا کرنے کا کیا طریق ہے، اس کے لئے ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائط بیعت کی صورت میں لائحہ عمل رکھ دیا ہے۔ ہم نے یہ عہد بھی کیا ہے کہ ہم ان شرائط کے پابند رہنے کی حتی الوسع کوشش بھی کرتے رہیں گے۔ تو اس پہ پھر کوشش کرنی چاہئے۔ پہلی شرط مختصراً مَیں بتا دیتا ہوں۔ یہ کہ کسی بھی حال میں شرک نہیں کرنا۔ اب شرک ظاہری بھی ہے اور مخفی بھی ہے۔ روزمرہ کی بہت سی مصروفیات میں ہمیں خدا تعالیٰ کی عبادت سے غافل کر دیتی ہیں۔ لیکن ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری اصل زینت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہے۔ ہمارا حقیقی مفاد اس میں ہے کہ ہم ان مخفی شرکوں سے بچیں جو آئے دن ہمارے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

پھر دوسری شرط میں تمام وہ برائیاں آ گئیں جو انسان کو روزمرہ کے معاملات میں پیش آتی رہتی ہیں اور ایک مومن کا ان سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔ یعنی جھوٹ ہے، بدنظری ہے، زنا ہے۔ اب زنا صرف یہی نہیں کہ ضرور عملی طور پر زنا کیا جائے، گندے خیالات کا ذہن میں بار بار آنا اور ان سے ذہنی حظ اٹھانا بھی ایک زنا کی قسم ہے۔ پھر فسق و فجور ہے۔ ہر ایسی حرکت جس سے معاشرے میں فتنہ و فساد پھیلے فسق و فجور میں شامل ہیں۔ ظلم ہے، خیانت ہے، فساد ہے، بغاوت ہے، چاہے وہ حکومتی نظام کے خلاف ہو، چاہے جماعتی نظام سے متعلق باتیں کی جائیں۔ اس کے علاوہ غلط باتوں کے لئے بھی جب بھی نفس کسی بھی انسان کو ابھارے اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہم نے عہد کیا ہے کہ ہم بچیں گے۔

پھر تیسری شرط میں پانچ وقت کی نمازیں ہیں۔ اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ان کو ادا کرنا ہے اور اب مسجد کی تعمیر کے بعد تو خاص طور پر آپ کو اس بات کی یاددہانی ہوتی رہنی چاہئے اور پھر تقویٰ میں بڑھنے کے لئے صرف فرض نمازیں ہی نہیں۔ فرمایا کہ تہجد پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہو، آنحضرت ﷺ کی طرف درود بھیجنے کی طرف بھی توجہ رہے کیونکہ ہماری دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے وسیلہ آنحضرت ﷺ کی ذات کو بنایا ہے اگر دُرود نہیں تو دعائیں بھی بے فائدہ ہیں اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہماری تبلیغ بھی کامیابی کی منزلیں طے کرے گی۔ یہ دُرود ہی ہے جو ہماری روحانی حالتوں کو ترقی کی طرف لے جائے گا۔ پھر استغفار میں باقاعدگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں پر اس کی حمد اور تعریف ہے۔

چوتھی شرط یہ کہ عام طور پر تمام انسانوں، اللہ کے تمام بنی نوع انسان اور خاص طور پر مسلمانوں کو نفسانی جوشوں سے، جوش، غصے، اور غضب سے تکلیف نہیں پہنچانی۔ اگر اس پر عمل شروع ہو جائے تو تمام ذاتی رنجشیں دور ہو جائیں اور یہ دنیا بھی جنت نذیر بن جائے۔

پھر پانچویں شرط یہ کہ ہر حال میں خدا تعالیٰ سے وفا کا تعلق رکھنا ہے۔ جو کچھ حالات ہو جائیں اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں چھوڑنا۔

چھٹی شرط یہ کہ تمام دنیاوی خواہشات کو ختم کر کے وہی عمل کرنا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے۔

ساتویں بات یہ کہ تکبر اور خود پسندی کو مکمل طور پر ترک کرنا ہے۔ عاجزی اور دوسروں سے ہمیشہ نرمی اور خوش خلقی سے پیش آنا ہے۔

پھر ایک عہد یہ ہم نے کیا ہے کہ اسلام اور اسلام کی عزت اپنی جان، اپنے مال، اپنی اولاد سے زیادہ کریں گے۔

اور نویں بات یہ کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ انسانیت کو فائدہ پہنچانے کی کوشش ہوگی۔

اور آخری بات یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کامل اطاعت کا تعلق ہوگا اور اس کے ساتھ محبت بھی ایسی ہوگی کہ کسی دوسرے رشتے میں وہ محبت نہ ہو۔

اور پھر اب آپ کے بعد یہ عہد خلافت احمدیہ کے ساتھ بھی ہے۔ ہمیں نبھانا ہوگا کہ ہر معروف فیصلہ جو خلیفۂ وقت دے گا وہ مانوں گا۔ اور جب خلافت پر یقین ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا انعام ہے تو خلافت کی طرف سے کیا گیا ہر فیصلہ قرآن و سنت کے مطابق اور معروف فیصلہ ہی ہوگا۔

پس مَیں نے مختصراً یہ ذکر کیا ہے اس عہد کا جو تقویٰ کی شرط ہے اور تقویٰ میں بڑھنے کے لئے ضروری ہے اور اس عہد کی تکمیل کرتے ہوئے جب ہم عبادت کے لئے مسجدوں میں جائیں گے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے۔ کہ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ (سورۃ الاعراف: 32)

کہ اے ابنائے آدم ہر مسجد میں اپنی زینت کے یعنی لباس تقویٰ کے ساتھ جایا کرو۔ اپنی زینت سے مراد تو یہی لباس تقویٰ ہے، جیسا کہ مَیں نے ترجمہ میں پڑھا ہے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اگر ہم ان شرائط پر غور کریں جو بیعت کی ہیں۔ جن کا خلاصہ مَیں نے ابھی بیان کیا ہے اور جس پر پابندی کا ہم عہد کرتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہوئے جب ہم خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں گے، جھکیں گے اور جھکنے کے لئے مسجدوں میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والے بنیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو۔ جب تک خوف الٰہی کی حالت نہ ہو تو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے تب وہ لوگ بچا لئے جاتے ہیں جو متقی ہوتے ہیں۔ انسان اپنی چالاکیوں، شرارتوں اور غداریوں کے ساتھ اگر بچنا چاہے تو ہرگز نہیں بچ سکتا‘‘۔ فرمایا ’’یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہیں ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کی دو قسم ہیں ایک علم کے متعلق اور دوسرا عمل کے متعلق‘‘۔ فرمایا ’’علوم دین نہیں آتے اور حقائق و معارف نہیں کھلتے جب تک متقی نہ ہو‘‘۔ پس اپنی عبادتوں کی قبولیت کے لئے ہمیں تقویٰ پر قدم مارنا ہوگا۔ فرمایا اور عمل کے متعلق یہ ہے کہ نماز، روزہ اور دوسری عبادات اس وقت تک ناقص رہتی ہیں جب تک متقی نہ ہو۔ پس اپنی عبادتوں کی قبولیت کے لئے ہمیں تقویٰ پر قدم مارنا ہوگا اور تقویٰ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہد اور امانتوں کو جب ہم پورا کریں گے۔ تب ہمارے اندر پیدا ہوگا اور بندوں سے کئے گئے عہد اور امانتیں بھی ہم نے پوری کرنی اور لوٹانی ہیں۔ تب ہم تقویٰ پر صحیح قدم مارنے والے ہوں گے۔ تب ہم ان راہوں پر چلنے والے ہوں گے جو خدا تعالیٰ کے قرب کی طرف لے جانے والی راہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے اپنی مسجدوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے اور مسجدوں کے حق ادا کرنے میں خالص ہو کر اس کی عبادت کرنے کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچانا بھی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا کہ اس کے ذریعہ سے تبلیغ کے مواقع بھی پیدا ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام برکات کا مورد بنائے جو اس مسجد سے وابستہ ہیں۔ نیکیوں اور اخلاص میں بڑھتا چلا جائے۔ آپس میں محبت، پیار اور بھائی چارے کی فضا کو قائم کرنے والے ہوں۔ عہدیدار بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے۔ عاجزی، انکساری، پیار اور اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے والے ہوں اور افراد جماعت بھی نظام جماعت کو سمجھتے ہوئے اطاعت کا نمونہ دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ پرانے احمدیوں کا بھی خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق بڑھائے اور نئے آنے والے جن میں سے کافی تعداد میں کل میرے ساتھ اجتماعی ملاقات میں شامل تھے جن کے چہروں، باتوں اور عمل سے خلافت کے لئے وفا، اخلاص، پیار، گہرا تعلق اور اطاعت اور محبت پھوٹی پڑ رہی تھی اللہ تعالیٰ ان کے اس تعلق کو بھی مزید بڑھاتا چلا جائے۔ احمدیت کے لئے وہ مفید وجود بننے والے ہوں۔ تقویٰ میں ترقی کرنے والے ہوں۔

مجھے آنے سے پہلے ماجد صاحب (عبدالماجد طاہر صاحب) نے بتایا کہ 28 دسمبر 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دورہ فرانس کے دوران اپنے اس کشفی نظارے کا پہلی دفعہ ذکر کیا تھا جس میں گھڑی پر دس کے ہندسے کو چمکتے دیکھا تھا اور آپ کے ذہن میں اس کے ساتھ آیا تھا کہ یہ Friday the 10th کی تاریخ ہے۔ وقت نہیں ہے۔ تو آج بھی اتفاق سے یا اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ Friday the 10th ہے اور فرانس کی پہلی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ وہ برکات جو Friday the 10th کے ساتھ وابستہ ہیں، جن کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو بھی خوشخبری دی گئی تھی اور اللہ تعالیٰ ایک بات کو کئی رنگ میں پورا فرماتا ہے اور کئی طریقوں سے ظاہر فرماتا ہے اللہ کرے کہ وہ اس مسجد کے ساتھ بھی وابستہ ہوں اور یہ مسجد جماعت کی ترقی کے لئے اس ملک میں ایک سنگ میل ثابت ہو۔

کئی صدیاں پہلے جو ہم تاریخ دیکھتے ہیں تو فرانس میں مسلمان سپین کے راستے داخل ہوئے تھے لیکن یہاں انہیں مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا اور دنیاداری بھی آ چکی تھی اور سرحدوں کے قریب کے علاقے سے ہی انہیں پسپا ہونا پڑا کیونکہ اس وقت دنیاداری بھی غالب آ رہی تھی روحانیت کم ہو رہی تھی، لیکن مسیح محمدی کو جو پیار اور محبت اور دعاؤں کا ہتھیار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا کارگر ہتھیار ہے جو دلوں کو گھائل کرنے والا ہے جس کو کبھی پسپا نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ یہ زخم ایسا ہے جو زندگی بخشتا ہے۔ پس یہاں کے احمدی اس بات کو بھی پیش نظر رکھیں کہ آپ مسیح محمدی کے غلاموں میں سے ہیں۔ اس دفعہ یہ حملہ جو دلوں کو جیتنے کے لئے ہے، باہر سے اندر کی طرف نہیں ہو رہا بلکہ فرانس کے مرکز سے تمام ملک میں کرنے کے اللہ تعالیٰ نے سامان آپ کو بہم پہنچائے ہیں۔ پس اس موقع کو ضائع نہ کریں اور اپنی عبادتوں اور اعلیٰ اخلاق اور تبلیغ کے معیار پہلے سے بہت بلند کر دیں تا کہ سعید فطرت لوگوں کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جلد سے جلد لے آئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

دو وفاتوں کی افسوسناک اطلاع ہے جن کے جنازے ابھی مَیں جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ ایک تو ہیں ہمارے مولانا بشیر احمد صاحب قمر جو صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی تھے۔ ان کی کل 9/اکتوبر کو وفات ہوئی ہے، آپ کی عمر 74 سال تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور آخر وقت تک اللہ تعالیٰ نے ان کو خدمت کی توفیق دی، کچھ عرصہ پہلے یا چند دن پہلے ان کو انفیکشن ہوا۔ اس کے بعد نمونیہ ہو گیا تھا جو وفات کی وجہ بنا۔ آپ نے 1950ء میں اپنی زندگی وقف کی تھی۔ 1958ء میں شاہد کا امتحان پاس کیا اور پھر پاکستان میں، غانا میں، فجی میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو 1999ء میں ناظر تعلیم القرآن مقرر کیا گیا تھا۔ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے، بہت سادہ مزاج تھے، افریقہ میں میرے ساتھ بھی رہے ہیں، مَیں نے دیکھا کہ افریقن لوگوں کے ساتھ بڑا پیار اور محبت کا سلوک تھا۔ بڑے انتھک محنتی اور اکیلے رہے اور کوئی شکوہ نہیں اور خود ہی کھانا پکا بھی لیتے تھے، مختصر سی خوراک، بڑے دعا گو، نیک اور متقی انسان تھے۔ وفات سے ایک دن پہلے انہوں نے مجھے اپنی صحت کے بارہ میں مختصر خط لکھا بڑے ٹوٹے ہوئے الفاظ میں اور ساتھ لکھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک، مددگار اور تعاون کرنے والے لوگ ہمیشہ مہیا فرماتا رہے۔ بڑا درد تھا، بڑا اخلاص کا تعلق تھا اور بےنفس ہو کر خدمت کرنے والے انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ وہ ہمارے لندن میں جو وکیل اشاعت ہیں، نصیر احمد قمر صاحب، ان کے والد تھے۔ ان کا ایک اور بیٹا ہے جو سب سے چھوٹا ہے وہ صدر انجمن احمدیہ میں کارکن ہے مظفر احمد قمر۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو بھی صبر عطا فرمائے، ان کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔

دوسرے بھی ہمارے واقف زندگی مبلغ مکرم عبدالرشید رازی صاحب جو 29 ستمبر کو آسٹریلیا میں 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ بھی تحریک جدید میں اور آئیوری کوسٹ، تنزانیہ، فجی اور گھانا میں مبلغ کے طور پر کام کرتے رہے۔ بڑے سادہ مزاج آدمی تھے اور تقریباً سال پہلے ہی اپنے بیٹے کے پاس آسٹریلیا جا کر آباد ہونے کا خیال تھا۔ ابھی ان کا معاملہ پراسس میں ہی تھا کہ وفات ہو گئی۔ ان کو اچانک ایک کینسر ڈائیگنوز (Diagnose) ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے اور ان کے بیوی بچوں کو صبر اور حوصلہ دے۔ ان کی تدفین سڈنی میں ہی عمل میں آئی ہے۔

☾ ☾ ☾ ☾ ☾ ☾ ☾ ☾

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ نمبر 4

العابدین کو جانتے ہیں؟ مَیں نے کہا کہ مَیں اسے جانتا تو ہوں۔ جب پانچویں دن عیسائیوں کے ایک مدرسہ میں میری تقریر کا انتظام ہوا تو وہ نوجوان بھی مجھے ملے اور ہنس کر کہا: جواب تو آپ نے ٹھیک دیا تھا کہ آپ سید زین العابدین کو جانتے ہیں۔

آمنت بالمسیح الثانیؑ

اس سے گزشتہ رات عیسیٰ خوری صاحب کے ہال میں جو بہت وسیع کمرہ تھا عیسائی عورتیں اور مرد جمع ہوئے اور اتفاق سے اس رات ایک بجے تک بارش ہوتی رہی۔ اس لئے گفتگو کرنے کا بڑا موقع ملا۔ سب نے اطمینان سے سوالات کئے، اور اطمینان سے جوابات سنے۔ ان کا آخری سوال الہام اور وحی سے متعلق تھا۔ اور دوران گفتگو میں ان میں سے ایک نے پوچھا کہ وہ کلمات الہام جو حضرت احمدؑ پر نازل ہوئے تھے وہ سنائیں۔ مجھے کافی یاد تھے مَیں نے سنانے شروع کئے۔ سامعین میں میرے قریب ہی ایک بہت ہی بوڑھے قسیس سفید ریش بیٹھے تھے، کمر کمان کی طرح، پادریوں میں ان کا منصب بہت بڑا تھا، جیسا کہ ان کے عصا اور کمر کی ڈوری اور نشانات سے ظاہر تھا۔ ان کے ابرو جھکے ہوئے، شکل متبرک انسان کی سی۔ وہ اپنے عصا کا سہارا لیتے ہوئے اٹھے۔ اور دائیں بائیں سامعین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگے: هؤلاء بناتي وأبنائي يعلمون جيدا أني لم أداهن في حياتي قط فها إني أشهد هؤلاء فإني آمنت بالمسيح الثاني كما آمنت بالمسيح الأول (یہ میرے بیٹے اور بیٹیاں ہیں جو بخوبی جانتے ہیں کہ مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی مداہنت نہیں کی۔ پس مَیں آج ان تمام لوگوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ جس طرح میں مسیح اول پر ایمان لاتا ہوں ایسا ہی مسیح ثانی پر ایمان لاتا ہوں۔ ناقل) اور یہ کہہ کر بڑے وقار اور خاموشی سے بیٹھ گئے اور ہال میں سناٹا چھا گیا۔

ایک صوفی منش بزرگ

بارش مدہم ہو چکی تھی اور ایک کونے میں ایک صوفی منش بزرگ ہماری باتیں سن رہے تھے۔ عیسیٰ خوری صاحب نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ یہ عالم اور صوفی ہیں اور ان کے بچپن کے دوست اور کہا: آپ کی کتابیں میں نے ان کو پڑھا دی ہیں۔ یہ آپ کے خیالات سے متفق ہیں اور آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کی جماعت میں داخل ہونے کی کیا شرائط ہیں؟ مَیں نے مکرم شمس صاحب کا پتہ دیا اور آخر ان کے ذریعہ وہ جماعت میں داخل ہو گئے۔

(حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب، تالیف احمد طاہر مرزا صفحہ 33 تا 36)

(باقی آئندہ)

نماز جنازہ حاضر

سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 21 / اکتوبر 2008ء قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ شمیم مرزا صاحبہ (اہلیہ مکرم منصور بیگ مرزا صاحب سیکرٹری مال ۔ ہنسلو)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ 18 / اکتوبر کو 53 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ لوکل جماعت میں محصل کی خدمت بجا لا رہی تھیں۔ نہایت نیک ، ملنسار اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم بشارت احمد صاحب درویش (آف کوئٹہ حال کینیڈا)

مرحوم یکم دسمبر 2006 کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے دادا مکرم حیات محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کے والد مکرم خوشی محمد صاحب، حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے باڈی گارڈ رہ چکے ہیں۔ آپ کا جماعت کے ساتھ بہت ہی اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ بے نفس، دعا گو اور فدائی احمدی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فرحت ناصر صاحب جماعت کینیڈا میں ریجنل امیر کی حیثیت سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

(2) مکرم رانا عبد الماجد خان صاحب (آف دارالعلوم غربی ربوہ)

مرحوم 22 / ستمبر 2008ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم حضرت غلام قادر خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ نہایت مخلص ، وفا شعار، غریبوں کے ہمدرد اور خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والے نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم خالد احمد صاحب ماسکو میں بطور مربی سلسلہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(3) مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم حبیب الرحمان صاحب آف ربوہ)

مرحومہ 11 / اگست 2008 کو 97 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحومہ حضرت چوہدری نواب خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ نے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے میں اپنی زندگی صرف کی اور ہمیشہ لجنہ کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتی رہیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے 1/8 حصہ کی موصیہ تھیں۔ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ مکرم عبدالحفیظ شاہد صاحب (مربی سلسلہ ۔ وکالت اشاعت لندن) کی تائی تھیں۔

(4) مکرم میاں عبد الحلیم صادق صاحب (ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج آف سرگودھا حال کینیڈا)

مرحوم 20 ۔ ستمبر 2008 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم موصی تھے۔ مرحوم نہایت مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ بحیثیت سیشن جج تمام فیصلے بغیر کسی دباؤ کے ہمیشہ سچائی اور انصاف کے ساتھ کرتے رہے۔ مظلوم احمدیوں کی داد رسی اور اسیرانِ راہ مولیٰ کی رہائی میں بھی حتی المقدور خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت زیرک، معاملہ فہم اور اچھا اثر ورسوخ رکھنے والے ہمدرد انسان تھے۔ پسماندگان میں 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(5) مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ۔ ربوہ)

مرحوم 10 ۔ اکتوبر 2008 کو لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کی عمر 86 سال تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اللہ کے فضل سے بہت نیک، پابند صوم وصلوۃ اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص احمدی خاتون تھیں۔ قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے میں نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم منصور احمد صاحب ناصر مربی کے طور پر جماعت میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(6) مکرم زاہد سعید ملک صاحب (ابن مکرم میجر سعید احمد ملک صاحب آف ورجینیا ۔ امریکہ)

مرحوم 30 ۔ اگست 2008 کو بعارضہ برین ٹیومر وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ بڑے صبر وتحمل سے گزارا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک پندرہ سالہ بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

(7) مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب (پروفیسر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور)

مرحوم 18 ۔ ستمبر 2008ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحوم نہایت محنتی، دیانتدار اور اپنی ڈیوٹی کو پوری تندہی سے نبھانے والے نیک انسان تھے۔

(8) مکرم صباح الھدیٰ صاحب (ابن مکرم چوہدری الیاس احمد صاحب ۔ مانٹریال کینیڈا)

مرحوم 26 ۔ اگست 2007 کو موٹر سائیکل کے ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحوم کی عمر 23 سال تھی۔ نہایت مخلص اور جماعت سے صدق ووفا کا تعلق رکھنے والے نوجوان تھے۔

(9) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم سعید احمد اعجاز صاحب مرحوم ۔ لاہور)

مرحومہ 30 ۔ جون 2008 کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحومہ احمدیت سے خاص لگاؤ رکھتی تھیں۔ ایک معجزہ کو دیکھ کر خود بیعت کی سعادت پائی۔ تمام خاندان کی مخالفت کے باوجود مرتے دم تک مخلص احمدی رہیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں بلند مقامات عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور خود اُن کا نگہبان ہو۔ آمین۔

بقیہ: رپورٹ دورہ فرانس از صفحہ نمبر 2

پہننے کو ترجیح دیتے ہیں جس کی عادت ان کو پڑ چکی ہوتی ہے۔ اس لئے جن کی عمر 5-6 سال کی ہو اس وقت سے ان کی تعلیم وتربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ ان کو بتائیں کہ اسلام کیا ہے، احمدیت کیا ہے، ہماری تعلیمات کیا ہیں۔ ان کو بتایا جائے کہ تم احمدی ہو۔ تمہارا مقام ہے۔ تم نے زمانے کے امام کو پہچان لیا ہے اور اس پر ایمان لائے ہو۔ فرمایا یہ باتیں بچپن سے بچوں کے کانوں میں ڈالتے رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: MTA دیکھیں یہ بھی تربیت کا ایک ذریعہ ہے۔ جماعت سے، مشن سے، نظام سے اپنا مضبوط تعلق رکھیں۔ خدا تعالیٰ خود حفاظت فرمائے گا۔ حضور انور نے فرمایا: بچوں کی تربیت کے لئے اور ان کے نیک بننے کے لئے والدین کو بھی بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر بچہ نیک فطرت لئے پیدا ہوتا ہے اس کے بعد اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔ پس اس فطرت کو ابھاریں تا کہ نیکی پر قائم رہیں۔

حضور انور نے فرمایا مَیں دعا کرتا ہوں۔ اللہ کرے آپ کے بچے بچیاں نیک ہوں اور دین پر قائم رہنے والے ہوں۔

ایک غیر ملکی دوست نے سوال کیا کہ مَیں نے اپنے بچے کے لئے وقف کی درخواست دی تھی لیکن اس کا ابھی تک جواب نہیں ملا۔ مَیں اپنے بچوں اور فیملی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ میرے بچوں کو نیک بنائے۔

حضور انور نے فرمایا آپ اپنے بیٹے کی تعلیم وتربیت کریں ہم آپ سے لے لیں گے۔ جس طرح تحفے سجا کر پیش کئے جاتے ہیں آپ نے جب اپنے بیٹے کو پیش کرنا ہو تو اس کی نیک تربیت کے ساتھ سجا کر پیش کریں۔

خواتین کی طرف سے ایک بچی نے سوال کیا کہ مَیں سٹوڈنٹ ہوں۔ لندن جلسہ پر گئی تھی۔ مجھے لندن جلسہ پر جانے کا دعوت نامہ ملا تھا اس کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور حضور کی خدمت میں ملاقات کی درخواست کرتی ہوں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کیا مجھ سے پہلے ملی ہو۔ بچی نے بتایا کہ ابھی ملاقات نہیں ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کل ملاقات کے لئے وقت لے لیں۔

ملک نائیجر کی ایک خاتون نے بتایا کہ مَیں نے بیعت کی ہے اور جماعت میں داخل ہوئی ہوں۔ مَیں نے حضور کے لئے بھی دعا کی ہے اور جماعت کے لئے بھی دعا کرتی ہوں۔

ملک سینیگال (Senegal) سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے بتایا کہ چار سال سے احمدی ہوں۔ مَیں نے اس سے پہلے حضور کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا، صرف تصویر میں دیکھا تھا۔ مَیں حضور انور سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ میری مشکلات دور ہونے کے لئے بھی دعا کریں اور میرے بچوں کے لئے بھی دعا کریں۔

حضور انور نے فرمایا اللہ فضل فرمائے۔ فرمایا اس پروگرام کے آخر پر سب سے مصافحہ ہو جائے گا۔

ملک مالی (Mali) سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ مَیں حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے اور اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اپنے میاں کے لئے خاص دعا کی درخواست کرتی ہوں وہ صبح کی نماز کے لئے اٹھتا نہیں ہے۔ اس کے لئے دعا کریں وہ باقاعدہ نماز پڑھا کرے۔

حضور نے فرمایا آپ کے خاوند نے آپ کی بات سن لی ہے وہ انشاء اللہ اس پر عمل کریں گے۔ اس کا اثر ان پر ہوگا۔ سب لوگوں کے سامنے اس کا ذکر نہیں کروں گا۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ کہا جاتا ہے کہ نپولین 1897ء میں مسلمان ہوا تھا۔ کیا حضور اس بارہ میں کنفرمیشن دے سکتے ہیں؟ حضور نے فرمایا مَیں نے بھی سنا ہی ہے لیکن صحیح طور پر علم نہیں کہ یہ بات درست ہے یا غلط۔ لیکن حقیقت نہیں لگتی۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور جب خلیفہ بنے تو آپ نے کیا محسوس کیا؟

حضور انور نے فرمایا کہ محسوس یہ ہوا کہ مجھ پر بہت بڑی ذمہ داری پڑ گئی ہے۔ اور مَیں پریشان ہو گیا۔ جنہوں نے دیکھا ہے وہ بتا سکتے ہیں کہ میری کیا کیفیت تھی۔ سوال کرنے والے دوست نے کہا کہ مَیں حضور کے لئے دعا کرتا ہوں۔

نو بج کر دس منٹ پر یہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے ان تمام احمدی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

یہ فدائی لوگ حضور انور کو گلے ملتے ۔ حضور انور کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ۔ ہاتھوں کو چومتے ، اپنے چہروں پر رگڑتے ، حضور انور کی گردن اور پیشانی کو بوسہ دیتے اور برکتیں لوٹتے اور دعائیں دیتے اور دعاؤں کے خزانے لئے ہوئے رخصت ہوتے۔ حضور انور بچوں سے پیار کرتے اور انہیں دعائیں دیتے۔

یہ لوگ مختلف اقوام سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں مراکش، الجزائر، تیونس اور جزائر تموروز اور Martinique کے باشندے بھی تھے۔ سینیگال، مالی، آئیوری کوسٹ، نائیجر، ماریشس، سیریا، کانگو اور ٹوگو کے ممالک کے لوگ بھی تھے۔ پھر البانیہ، فرانس، ری یونین آئی لینڈ، گوادے لوپ، مڈغاسکر، پیرو سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب بھی تھے۔

یہ تمام قومیں ایک وحدت کی لڑی میں پروئی ہوئی تھیں اور ایک ہی چشمہ سے سیراب ہو رہی تھیں اور مختلف رنگ ونسل کے یہ سبھی پروانے اپنی ایک ہی شمع کے گرد جمع تھے اور اس پر فدا ہو رہے تھے۔ ہر ایک کی محبت، عقیدت کا اپنا اپنا رنگ تھا جو اُن کے چہروں سے عیاں تھا۔ یہ لوگ اپنے پیارے آقا کے مبارک وجود سے بے انتہا برکتیں پا کر خوشی ومسرت سے معمور تھے اور فدا ہوئے جاتے تھے۔

مرد احباب سے ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور دعائیں لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج فرانس کے ایک بڑے نیشنل اخبار "Le Parisien" کے سب سے بڑے جرنلسٹ Mr. Arnaud Baur مشن ہاؤس آئے اور حضور انور کی آمد اور مسجد کے افتتاح کے تعلق میں مبلغ سلسلہ فرانس اور پریس سیکرٹری صاحب سے انٹرویو کئے اور معلومات حاصل کیں۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 16

پائیں۔ جبکہ بڑی مجالس میں مجلس خدام الاحمدیہ Rodgau نے پہلی پوزیشن حاصل کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کرنے کی سعادت پائی۔

دوسری پوزیشن مجلس Mainz اور تیسری پوزیشن مجلس Bremen نے حاصل کی۔

تقسیم انعامات واسناد کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی سے اپنا اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ جرمنی سے اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

آج کل جماعت احمدیہ میں، افراد جماعت میں خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہر بچے جوان، بوڑھے، مرد، عورت کے دل میں خلافت سے تعلق اور اس کی اہمیت کا احساس پہلے سے کئی گنا بڑھ کر نظر آتا ہے۔ جس کا اظہار زبانی بھی اور خطوط میں بھی بہت زیادہ احباب وخواتین کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے خلافت احمدیہ کے سو سالہ سفر کے باوجود حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیاری جماعت کے افراد کو خلافت سے وفا اور اخلاص میں بڑھایا ہے۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ زمانہ کے امام کا یہ دعویٰ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی تائید ونصرت کے شامل حال رہنے کا وعدہ فرمایا ہے سچا دعویٰ ہے۔

حضرت مسیح موعود کی وفات پر سو (100) سال گزرنے کے بعد بھی افراد جماعت اس رسّی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں بلکہ ہر وقت اسے مضبوطی سے پکڑنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں جس کو پکڑنے کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنی جماعت کے افراد کو حکم دیا تھا اور نصیحت فرمائی تھی اور یہ اعلان فرمایا تھا کہ یہ قدرت ثانیہ جو میرے بعد آئے گی، خدائی وعدوں کے مطابق دائمی قدرت ہوگی اور اس سے چمٹے رہ کر ہی ہر فرد جماعت اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے بھی دیکھے گا اور اپنی روحانی ترقی کی طرف بھی قدم بڑھائے گا۔ کیونکہ خلافت کی طرف سے ملنے والی ہدایات اور نصائح وہی ہوں گی جو خدا تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کے ذریعہ سے آئندہ تمام زمانوں کے انسانوں کے لئے ہمیں بتائی تھیں اور جو قرآن کریم کی تعلیم اور احادیث کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ لیکن سامنے ہونے کے باوجود دنیا انہیں بھلا چکی ہے۔ یا اس کی جاہلانہ وضاحتیں کرتے ہوئے اور تفسیریں بیان کر کے اسے بگاڑ دیا ہے۔ آپ غیروں کی تفسیریں پڑھ کر دیکھ لیں بعض آیات کی عجیب مضحکہ خیز قسم کی تصویریں کی ہوئی ہیں جو کسی کو اسلام کے قریب لانے کی بجائے دور ہٹانے والی ہوں گی۔ ان تعلیمات کا فہم اور ادراک اس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعودؑ نے عطا فرمایا اور آپ کے بعد خلافت احمدیہ کے جاری نظام نے اسے دنیا میں پھیلانے کی ہمیشہ کوشش کی اور کر رہی ہے اور ہمیشہ یہ کوشش جاری رہے گی۔ کیونکہ جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا اس مقصد کو آگے چلانے کے لئے اس زمانہ میں آپ کے عاشق صادق کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔

آنحضرت ﷺ کو جب اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو آپ کے ذریعہ یہ اعلان کروایا قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159)۔ یعنی اے رسول! تُو اعلان کر دے۔ اے لوگو! مَیں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور پھر خاتم النبیین کہہ کر اس بات پر بھی مہر ثابت کر دی کہ اب آپ کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں ہو سکتا اور رہتی دنیا تک صرف اور صرف آپ کی شریعت قائم رہے گی جو آپ پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صورت میں اتاری ہے۔

پس اگر اب خدا تعالیٰ کا قرب پانے کا کوئی ذریعہ ہے تو آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔ اب اگر نجات پانے کا کوئی ذریعہ ہے تو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آ کر یہ نجات مل سکتی ہے۔ پس آؤ اور خالص ہو کر اس کی غلامی اختیار کرو کہ اس در کے علاوہ اب اور کوئی راہ نجات نہیں ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بتانے کے لئے کہ آپ کا یہ دعویٰ کہ مَیں تمام دنیا کے انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور اب ہر زمانے کے انسان کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ سچا دعویٰ ہے۔ یہ بھی اعلان فرمایا کہ میرے اس نبی کی غلامی میں ہی وہ مسیح ومہدی مبعوث ہوگا جو میرے اس رسول کے پیغام کو محفوظ رنگ میں تمام دنیا تک پھیلائے گا۔ جب وہ ذرائع بھی میسر آئیں گے جب یہ پیغام پھیلانے میں کوئی روک مانع نہیں ہوگی۔ اگر زمینی روکیں پیدا کر دی جائیں گی تو فضاؤں سے یہ پیغام نشر ہوگا۔ اگر ایک علاقہ میں مخالفت کا زور ہوگا تو دوسرے علاقے میں احمدیت کی لہلہاتی کھیتوں کے پنپنے کے لئے زرخیز زمینیں میسر آ جائیں گی تو دوسرے ملکوں میں احمدیت کو قبول کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو در اصل وہ حقیقی اسلام ہے جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں آج مسیح محمدی کے غلام آنحضرت ﷺ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے وعدے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بے شمار اپنے الہامات میں ذکر فرمایا ہے۔ الہامات کی صورت میں ذکر فرمایا ہے ۔ اس لئے وہ شریعت جو آنحضرت ﷺ تمام دنیا کے لئے لے کر آئے تھے وہ مسیح موعودؑ کے غلاموں کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں کامیابی سے پھیل رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

اس وقت کے تمام مولویوں کو یہ بات ماننی پڑے گی کہ چونکہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء تھے اور آپؐ کی شریعت تمام دنیا کے لئے عام تھی۔ اور آپؐ کی نسبت فرمایا گیا تھا وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب:41)۔ اور نیز آپؐ کو یہ خطاب عطا ہوا تھا کہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159)۔ سو اگرچہ آنحضرت ﷺ کے عہد حیات میں وہ تمام متفرق ہدایتیں جو حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک تھیں قرآن شریف میں جمع کی گئیں لیکن مضمون آیت قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159) آنحضرت ﷺ کی زندگی میں عملی طور پر پورا نہ ہو سکا کیونکہ کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا و یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادی دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتہ بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے بلکہ اگر وہ ساٹھ برس الگ کر دئے جائیں جو اس عاجز کی عمر کے ہیں تو 1257 ہجری تک بھی اشاعت کے وسائل کاملہ گویا کالعدم تھے۔ اور اس زمانہ تک امریکہ کل اور یورپ کا اکثر حصہ قرآنی تبلیغ اور اس کے دلائل سے بے نصیب رہا ہوا تھا بلکہ دور دور ملکوں کے گوشوں میں تو ایسی بے خبری تھی کہ گویا وہ لوگ اسلام کے نام سے بھی ناواقف تھے۔ غرض آیت موصوفہ بالا میں جو فرمایا گیا تھا کہ اے زمین کے باشندو! مَیں تم سب کی طرف رسول ہوں عملی طور پر اس آیت کے مطابق تمام دنیا کو ان دنوں سے پہلے ہرگز تبلیغ نہیں ہو سکی اور نہ اتمام حجت ہوا کیونکہ وسائل اشاعت موجود نہیں تھے اور نیز زبانوں کی اجنبیت سخت روک تھی اور نیز یہ کہ دلائل حقانیت اسلام کی واقفیت اس پر موقوف تھی کہ اسلامی ہدایتیں غیر زبانوں میں ترجمہ ہوں اور یا وہ لوگ خود اسلام کی زبان سے واقفیت پیدا کر لیں اور یہ دونوں امر اس وقت غیر ممکن تھے۔ لیکن قرآن شریف کا یہ فرمانا کہ وَمَنْۢ بَلَغَ (الانعام:20) یہ امید دلاتا تھا کہ ابھی بہت لوگ ہیں جو ابھی تبلیغ قرآنی اُن تک نہیں پہنچی۔ ایسا ہی آیت وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4) اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گو آنحضرت ﷺ کی حیات میں ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو مِنْهُمْ کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہوگا جو آنحضرت ﷺ کے رنگ میں ہوگا اور اس کے دوست مخلص صحابہ کے رنگ میں ہوں گے...... اس وقت حسب منطوق آیت وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:4) اور نیز حسب منطوق آیت قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159) آنحضرت ﷺ کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے دل وجان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ مَیں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔ تب آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو مَیں بروز کے طور پر آتا ہوں۔ مگر مَیں ملک ہند میں آؤں گا کیونکہ جوش مذاہب اور اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل ونحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 260 تا 263)

پس ہم وہ خوش قسمت ہیں جو آنحضرت ﷺ کے بروز کی اس جماعت میں شامل ہیں جو آنحضرت ﷺ کی تعلیم کو نہ صرف اپنے اوپر لاگو کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ دنیا میں اس تعلیم کو پھیلانے والے ہیں جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے۔

پس ہم خوش قسمت ہیں کہ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ ذرائع مہیا فرما دئیے ہیں۔ جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی میں بھی وجود نہیں تھا۔ گو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا پرنٹنگ پریس ایجاد ہو چکی تھی۔ دوسرے ذرائع موجود تھے لیکن جماعت کا اپنا پریس لگانے کے لئے اس وقت وسائل نہیں تھے اور اس کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک علیحدہ تحریک فرمانی پڑی تھی۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور غلام صادق سے کئے گئے وعدوں کے مطابق ایشیا، یورپ، افریقہ کے کئی ملکوں میں جماعت کے اپنے پریس کام کر رہے ہیں اور اس پیغام کو پہنچانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں جس کے لئے آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔

پھر صرف پریسوں تک ہی بات نہیں بلکہ انٹرنیٹ اور سیٹلائٹ ٹیلی ویژن کے ذریعہ جدید ترین اور تیز ترین ذریعہ تبلیغ بھی خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کو میسر فرما دیا۔ جو دنیا کے کونے کونے میں آنحضرت ﷺ کے پیغام کو پہنچانے کا کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ کوئی ہماری خوبی نہیں یہ آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کے وعدے کا عملی اظہار ہے جو آج پورا ہو رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے تائید ونصرت کے وعدے کے پورے کرنے کا عملی ثبوت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایم ٹی اے کے اجرا پر اس حقیقت کا اعلان فرمایا تھا کہ MTA کا اجرا کوئی ہماری خوبی نہیں ہے ہم تو اس بارے میں ابھی سوچ ہی رہے تھے بلکہ ریڈیو کے بارے میں سوچ رہے تھے کہ خدا تعالیٰ نے MTA کی شکل میں ہمیں انعام عطا فرما دیا اور تبلیغ کا ایک نیا ذریعہ مہیا فرما دیا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا اظہار ہے کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

پس یہ تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کا کام اصل میں تو اس اعلان کی کڑی ہے جو آنحضرت ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے کروایا تھا۔ یعنی قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:159) کہ اے لوگو! تمام دنیا کے انسانوں میں سب کی طرف مَیں اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ چنانچہ دیکھ لیں پریس بھی، انٹرنیٹ بھی، MTA بھی دنیا کے مختلف زبانوں میں اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ مختلف زبانوں میں جماعت کی Website کام کر رہی ہے۔ اٹلی میں بھی وہاں احمدی نوجوانوں نے بڑی اچھی اٹالین زبان میں Website بنائی ہے۔ اسی طرح دوسری زبانوں میں بھی ہے۔ اٹلی کی مثال مَیں نے اس لئے دی ہے کہ یہی وہ ملک ہے جہاں اس وقت عیسائیت کی خلافت، یعنی پوپ کا مرکز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چند دن پہلے وہاں ہمیں اپنے فضل سے مرکز اور مسجد کے لئے جو جگہ خریدنے کی کوشش ہو رہی تھی اسے بھی فائنل شکل دے کر مہیا فرما دی ہے اور ایک نیا میدان کھل گیا ہے مسیح محمدی کے غلاموں کا مسیح موسوی کے ماننے والوں کو اس

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

آخری نبی کے قدموں میں لانے کی کوششوں کا جسے اللہ تعالیٰ نے صرف بنی اسرائیل کے لئے نہیں بھیجا تھا بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا تھا۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ شخص جو تکمیل اشاعت دین مصطفیٰ ﷺ کے لئے اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے بروز کے طور پر مبعوث ہونا تھا اور مَیں اور آپ ان خوش قسمتوں میں سے ہیں جنہیں یہ ترقیاں دیکھنی نصیب ہو رہی ہیں اور جن کو یہ توفیق ملی کہ اس کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ پس اب ہماری ذمہ داری ہے کہ اپنے آپ کو بھی اس بات کا اہل ثابت کرنے کی کوشش کریں جس سے ہم اور ہماری نسلیں ہمیشہ ان برکات سے فیض پاتی چلی جائیں جو حضرت محمد مصطفیٰ، خاتم الانبیاء ﷺ کے غلام صادق کی جماعت سے جُڑے رہنے والوں کے ساتھ وابستہ ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ(الجمعة:4) اس بات کو ظاہر کر رہی ہے کہ ہدایت کا ذخیرہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں مکمل ہو گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ:4) یعنی آج مَیں نے تمہارے فائدے کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تمہارے پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

پس اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہدایت کامل ہو گئی ہے اور اب کوئی شرعی کتاب نہیں آسکتی۔ ایسا کوئی شرعی رسول نہیں آسکتا۔ لیکن اشاعت دین کا کام باقی ہے جو آخرین نے کرنا ہے۔ اور وہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ مَیں نے حوالہ پڑھا ہے کہ اس زمانہ میں یہی اشاعت کا کام ہی ہونا تھا اور ہو رہا ہے۔ وہ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِم کی سچائی اس وقت سچی ثابت ہوتی ہے جب ہم یہ تسلیم کریں کہ اشاعت کا کام آئندہ زمانہ کے لئے ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپؑ کے صحابہ اس پیشگوئی کے مصداق بنے جیسا کہ اس کی وضاحت میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

’’وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ(الجمعة:4) یعنی آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہی ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا اور وہ آنحضرت ﷺ کا بروز ہوگا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت کے اصحاب کہلائیں گے اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے‘‘۔

پس اشاعت دین کی تکمیل کا کام نئے زمانے کی ایجادات کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں شروع ہوا اور آپؑ کے صحابہ نے بھی بھرپور رنگ میں اس میں حصہ لیا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو قرآن کریم کے علم و معرفت کے خزانے سے بھری پڑی ہیں قرآن کریم کی آیات کی تفسیر کے رستے دکھاتی ہیں، قرآن کریم کے ان خزانوں کی نشاندہی کرتی ہیں جو اس زمانے میں ظاہر ہونے تھے۔

پس آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین کو جو آپ ﷺ پر کامل ہوا۔ آپ کے غلام صادق کے زمانہ میں تمام دنیا تک پہنچانے کا انتظام فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور آپؑ کے صحابہؓ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ(الجمعة:4) کا وعدہ پورا فرمایا۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے پورا ہونے کے گواہ بن کر مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو گئے اور ایک لڑی میں پروئے گئے جبکہ دوسرے مسلمان اس انکار کی وجہ سے آپس میں پھٹے ہوئے ہیں اور ان کے ہر کام میں بے برکتی ہے باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں سے تمکنت اور رعب کا وعدہ فرماتا ہے۔ کمزوری اور محتاجی کا یہ مسلمان شکار ہیں۔ چاہے وہ اسلامی ملکوں کے لیڈر ہوں، ملکوں کی حکومتیں ہوں۔ آپس کے معاملات کو طے کرنے کے لئے غیروں کی جھولی میں جا گرتے ہیں۔ ایک ہی ملک میں رہنے والے مسلمان لیڈر غیروں کو آوازیں دیتے ہیں کہ آؤ اور ہماری مدد کرو۔ اسلامی حکومتیں ہیں تو وہ غیر مسلم حکومتوں کی مرضی پر اپنے معاملات طے کرتی ہیں اور چلاتی ہیں۔ مسلمانوں کی ملکی دولت ہے تو وہ غیر مسلموں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہے۔ اگر لیڈروں اور ملکی سربراہوں کی کوئی دلچسپی ہے تو صرف اتنی کہ ہماری جائیدادیں بن جائیں، ہمارے بینک بیلنس بن جائیں، ہم امیر ہو جائیں۔ ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اسلامی ملکوں کے اندرونی فسادات کو روکنے کے لئے غیر اسلامی ملکوں کی فوجوں سے مدد لی جاتی ہے۔ یہ سب نتیجہ ہے اس نافرمانی کا جو خدا تعالیٰ کے کلام کو نہ مان کر اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرتے ہوئے اس زمانے کے امام کا انکار کرتے ہوئے کی گئی ہے۔ بجائے اس کے کہ آج مسلمان ممالک اپنی تیل کی دولت کا صحیح استعمال کرتے اور مسیح موعودؑ کے ماننے والوں میں شامل ہو کر تکمیل دین کے لئے آخری مقصد یعنی اشاعتِ دین کا کام سرانجام دیتے، اس دولت کو مسیح محمدی کے قدموں میں رکھ کر غیر مسلم دنیا میں اشاعت اسلام کے اہم فریضہ میں ہاتھ بٹاتے، آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق کی مخالفت کر کے نہ دین کے رہے اور نہ دنیا کے اور جب تک یہ اس حقیقت کو تسلیم نہیں کریں گے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ پورا ہو چکا ہے، آنے والا مسیح آچکا ہے اس کی مخالفت کی بجائے اس کی مدد کرنا ہمارا اولین فرض بنتا ہے۔ اس وقت وہ اسی موجودہ حالت میں دوچار ہوتے رہیں گے اور ذلّت کا سامنا کرتے رہیں گے۔

پس مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر ایک احمدی کا ایمان اور زیادہ بڑھتا ہے، اللہ کے حضور شکرگزاری کے جذبات اور زیادہ ابھرتے ہیں کہ اُس نے ہمیں اس نعمت سے نوازا ہے۔ پھر یہی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آنحضرت ﷺ کے بروز کے طور پر مبعوث ہوئے اور قرآنی علم و عرفان کے خزانے شائع کر کے اسلام کی اشاعت کے سامان پیدا فرما دئے اور مخالفین اسلام پر اتمام حجت کر دی۔ دلائل سے ان کے منہ بند کر دئے اور اپنی زندگی میں قربانیاں کرنے والوں کی ایسی جماعت قائم کر دی جنہوں نے صحابہ کا رنگ اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور انہوں نے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ(المائدہ:120) کا درجہ پایا۔ بلکہ آنحضرت ﷺ نے جو پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخرین میں جو میرا بروز کھڑا ہوگا وہ صرف اپنی زندگی تک ہی اشاعت اسلام کا کام نہیں کرے گا بلکہ اس کے بعد خلافت کا سلسلہ بھی شروع ہوگا جو دائمی ہوگا۔ پھر مسیح محمدی نے بھی یہ اعلان فرما دیا کہ میرے سلسلہ کی سچائی کی ایک بہت بڑی دلیل یہ ہوگی کہ میرے بعد نظام خلافت چلے گا جو اشاعت اسلام کے کام کو آگے بڑھائے گا۔ جو میرے مشن کی تکمیل کرے گا اور جب تک ان باتوں کی تکمیل نہ ہو جائے اور جب تک وہ مشن جو آنحضرت ﷺ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کا ہے مکمل نہ ہو جائے۔ جب تک تمام دنیا پر اتمام حجت نہ ہو جائے قیامت نہیں آئے گی۔

جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

’’خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی ہے۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے‘‘۔ (الوصیت)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہی حقیقت میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ کا وجود ہے کیونکہ اس طرح وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ(الجمعة:4) کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا ارشاد کہ مسیح موعودؑ کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یعنی وہ خلافت جو نبوت کے کام کو آگے بڑھائے گی اور اس کے طریق پر چلنے والی ہوگی، قائم ہوگی اور پھر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ وہ قدرت آسمان سے نازل ہوگی ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو بھی خلیفہ بنائے گا اس کے ساتھ آسمانی تائیدات اور قدرت کے نظارے بھی ہمیشہ دکھائے گا اور خلافت احمدیہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ اشاعت دین محمد ﷺ کا کام کرتی چلی جائے گی اور اس کام کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ بن جائے گا، اس کے بازو بن جائے گا اور ہر فیصلہ جو خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے خلیفۂ وقت اسلام کی اشاعت کے لئے کرے گا۔ خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہوگا۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر خلافت نہ ہی خدا تعالیٰ کی قدرت ہے اور نہ ہی آسمان سے نازل ہونے والی ہے اور اس بات نے اس معاملہ کو بھی حل کر دیا کہ بندوں کے انتخاب کو خدا تعالیٰ کا انتخاب کس طرح سمجھا جائے۔ اگر بندوں کے انتخاب کو خدا تعالیٰ کی تائید حاصل نہ ہو تو بیشک یہ بات سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ لیکن اگر اس انتخاب کے ساتھ، اس بات کو آسمانی تائیدات مضبوط کر رہی ہوں کہ یہ بندوں کا انتخاب نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا بندوں کو ذریعہ بنا کر اپنی قدرت کو نازل کرنا ہے۔

آج ہر لمحہ اور ہر دن جماعت کی ترقی ہر شہر اور ہر ملک میں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی وہی آخرین میں مبعوث ہونے والے نبی ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی اشاعت کرنی تھی اور آپ کے بعد خلافت احمدیہ بھی یقیناً اسی سچے وعدوں والے خدا کی تائید یافتہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے یہ کام آگے بڑھنا تھا۔

پس آج ہر احمدی کا بھی کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے حصہ لینے کے لئے، اپنے آپ کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بنانے کے لئے، خلافت احمدیہ کا ہاتھ بٹاتے ہوئے، اشاعت دین کے کام میں حصہ لے تا کہ ہمیشہ ان لوگوں میں شامل رہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۔ (سورۃ النور:56)

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں، مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ اسے مضبوطی سے ان کے لئے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد امن کی حالت میں تبدیل کر دے گا۔

پس وعدہ ہے ایمان میں مضبوطی والوں کے ساتھ اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کے ساتھ کہ وہ خلافت کے انعام سے فیض پاتے رہیں گے کیونکہ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اس دین کو اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے کون سا دین پسند کیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: 4) تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تمہارا دین اسلام ٹھہرا کر خوش ہوا۔ دین کا انتہائی مرتبہ وہ امر ہے جو اسلام کے مفہوم میں پایا جاتا ہے یعنی یہ کہ محض خدا کے لئے ہو جانا اور اپنی نجات اپنے وجود کی قربانی سے چاہنا اور طریق سے اور اس نیت اور اس ارادے کو عملی طور پر دکھلا دینا۔

یہ وہ مقام ہے جو ایک احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اس بات کو سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی حقیقت کامل فرمانبرداری ہے اور اپنے وجود کی قربانی ہے اور یہی کامل فرمانبرداری ہے جو بہترین اعمال کی انتہاء ہے اور یہ فرمانبرداری اور کامل اطاعت دکھانے والے قربانی کے لئے تیار رہنے والے بھی وہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے پیغام کی نشر و اشاعت میں ہاتھ بٹانے والے ہیں اور اس کام کے لئے اپنا مال، جان اور وقت قربان کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ اِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِيْن

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

(حم سجدہ: 34) یعنی اوراس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور نیک اور صالح عمل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہ حکم پھر اسی طرف توجہ پھیرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلانے والوں کو اپنے عمل بھی اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے چاہئیں جس کی طرف دوسرے کو بلا رہا ہے۔ جس پیغام کی اشاعت میں ممد و معاون بن رہا ہے اور وہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک مکمل طور پر اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کا جوا اپنی گردن پر نہ ڈالے اور جب یہ صورتحال پیدا ہوگی اور جب ہر احمدی کی یہ کیفیت ہوگی تو وہ جہاں خلافت کے انعام سے فیض پانے والا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے والوں سے وابستہ انعامات کا وارث بنے گا۔ آنحضرت ﷺ کی حقیقی اُمّت میں شامل ہوگا۔ صرف دعویٰ ہی نہیں ہوگا جیسا کہ آج کل کے مسلمان کرتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ دنیا میں امن و سلامتی کا پیغام پہنچانے والا بھی ہوگا۔ اس خوبصورت پیغام کی وجہ سے اس خوبصورت تعلیم کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتاری مخالفین کو بھی اس ذریعہ سے یہ پیغام پہنچایا جاسکتا ہے کہ ان کی سختی کا جواب پیار سے دیا جائے اور جب سختی کا جواب نرمی سے ہو، غصے کا جواب صبر سے ہو تو ایک وقت آتا ہے جب مخالف سے مخالف بھی بات سننے کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے، سوائے اس کے جن کے دل سخت کردیئے گئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کردیا ہے کہ ان کو ہدایت نہیں ملنی اور جب مخالفِ اسلام، اسلام کے محاسن کا علم حاصل کرے گا تو یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہے گا کہ واقعی یہ ایک کامل دین ہے۔

ہر احمدی کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے اور ہر قربانی کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اس زمانہ میں مسیح محمدی کے غلاموں میں شامل ہوکر ''نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہ'' کا نعرہ بلند کرتے ہوئے اپنے ایمان کو بھی کامل کرتے چلے جائیں اور اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کے معیار بھی بلند سے بلند کرتے چلے جائیں اور جب یہ ہوگا تو ہر فرد بھی اس زمانے کے امام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو انفرادی طور پر بھی اپنے ساتھ پورا ہوتے ہوئے دیکھے گا اور اجتماعی طور پر تو یہ مقدر ہو ہی چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مومنوں کی اس جماعت نے جو مسیح محمدی سے منسوب ہے تمام دنیا پر غالب آنا ہے، دشمن کا ہر حملہ چاہے وہ سامنے سے ہو، چاہے وہ پیچھے سے ہو دائیں سے ہو یا بائیں سے ہو، اس کام کو جو مسیح موعودؑ کے سپرد ہوچکا ہے اس میں روک نہیں ڈال سکتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ جماعت خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور حفاظت کی ڈھال میں محفوظ ہے اور یہ ایسی ڈھال ہے جس نے ہر طرف سے جماعت کو اپنی حفاظت میں لیا ہوا ہے، اپنے حصار میں لیا ہوا ہے اور گزشتہ ایک سو بیس سال کی جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر جماعت کی، احمدیت کی حفاظت فرمائی اور جماعت کو ختم کرنے کی دشمن کی ہر تدبیر نے ناکامی و نامرادی کا منہ دیکھا ہے اور جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی منازل طے کرتی چلی گئی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کا کوئی براعظم نہیں، بڑے بڑے ملکوں میں آنحضرت ﷺ کا پیغام مسیح محمدی کے غلاموں نے نہ پہنچا دیا ہو بلکہ اکثر چھوٹے چھوٹے ملک اور جزائر بھی اس نور کی روشنی سے فیضیاب ہو رہے ہیں جو خدا تعالیٰ کے نور کا پرتو ہے اور آج یہ کام ہم صرف اس لئے بااکثر انجام دے رہے ہیں کہ خلافت کے انعام سے انعام یافتہ ہیں۔

آج جب مَیں دنیا کے کسی بھی ملک میں بسنے والے احمدی کے چہرے کو دیکھتا ہوں تو اس میں قدر مشترک نظر آتی ہے اور وہ ہے خلافت احمدیہ سے اخلاص و وفا کا تعلق۔ چاہے وہ پاکستان کا رہنے والا احمدی ہے یا ہندوستان میں بسنے والا احمدی ہے۔ انڈونیشیا اور جزائر میں بسنے والا احمدی ہے، بنگلہ دیش میں رہنے والا احمدی ہے۔ آسٹریلیا میں رہنے والا احمدی ہے یا یورپ اور امریکہ میں بسنے والا احمدی ہے یا افریقہ کے دوردراز علاقوں میں بسنے والا احمدی ہے۔ خلیفہ وقت کو دیکھ کر ایک خاص پیار، ایک خاص تعلق، ایک خاص چمک چہروں اور آنکھوں میں نظر آرہی ہوتی ہے اور یہ صرف اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت اور وفا کا تعلق، سچا تعلق ہے اور یہ صرف اس لئے ہے کہ آنحضرت ﷺ سے کامل اطاعت اور محبت کا تعلق ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اس بات کا مکمل فہم وادراک ہے کہ آنحضرت ﷺ ہی ہیں جو کُل انسانیت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نجات دہندہ بنا کر بھیجے گئے۔ اور خلافت احمدیہ آپ ﷺ تک لے جانے کی ایک کڑی ہے۔ اُس وحدت کی نشانی ہے جو خدائے واحد کے قدموں میں ڈالنے کے لئے ہمہ وقت مصروف ہے۔ پس کیا کبھی ایسی قوم کو ایسے جذبات رکھنے والی روحوں کو، کوئی قوم شکست دے سکتی ہے۔ کبھی نہیں اور کبھی نہیں۔ اب جماعت احمدیہ کا مقدر کامیابیوں کی منازل کو طے کرتے چلے جانا ہے اور تمام دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ یہ اس زمانے کے امام سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو کبھی اپنے وعدوں کو جھوٹا نہیں ہونے دیتا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا''۔

پس آج بعض جگہ پر ہمیں مخالفین بظاہر زور میں نظر آرہے ہیں اور احمدی ظلم میں پستے ہوئے نظر آرہے ہیں تو یہ عارضی تکلیفیں ہیں، یہ عارضی حالت ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد اب وہ دن طلوع ہونے والا ہے جب احمدیوں پر ظلم کرنے والے خس و خاشاک کی طرح اڑا دیئے جائیں گے۔ کیونکہ یہی خدا تعالیٰ کا منشا ہے اور کوئی طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرسکے۔

پس آج دنیا میں بسنے والے وہ مظلوم احمدی جو چاہے انڈونیشیا میں بس رہے ہوں یا بنگلہ دیش میں بس رہے ہوں، پاکستان میں رہنے والے ہوں، صبر اور دعا سے خدا کا فضل مانگتے ہوئے، اس کے حضور سجدہ ریز رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آخری فتح مسیح محمدی کے غلاموں کی ہی ہے۔ کیونکہ آپ ہی وہ قوم ہیں جو اخلاص و وفا سے آنحضرت ﷺ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہر کوشش میں مصروف ہے۔

اللہ تعالیٰ استقامت دکھاتے ہوئے ہمیں اس کام کی توفیق دیتا چلا جائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں ہم وہ خوش قسمت ہیں جن کے ساتھ مسیح الزمان کی دعائیں شامل ہیں۔ اس شخص کی دعائیں شامل ہیں جس کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کا آنا میرا آنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے۔ خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے''۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ اب اس جلسے کا اختتام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ جو پاک تبدیلیاں آپ لوگوں نے پیدا کیں اپنے اندر ان دنوں میں انہیں ہمیشہ اپنے اندر قائم رکھیں اور ہر دن آپ کے ایمان اور ایقان کو بڑھاتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو خیریت سے اپنے اپنے گھروں میں واپس لے جائے اور ہمیشہ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ ہمیشہ آپ کی حفاظت کرے اور ہر وہ فیض اور ہر وہ دعا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے فرمائی اس کو قبول فرمائے ہمارے حق میں۔

اس دفعہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی امید کا اظہار کیا تھا بلکہ یقین کا اظہار کیا تھا کہ ہماری تعداد بڑھتی ہے اور اس سال میں خاص طور پر بڑھ رہی ہے۔ حیرت انگیز طور پر میرا اندازہ تھا کہ تین چار ہزار زیادہ پچھلے سال سے حاضری ہوگی۔ لیکن یہ جو حاضری سامنے آئی ہے اس میں اس وقت گزشتہ سال ٹوٹل حاضری تھی ستائیں ہزار اور اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل حاضری شامل ہونے والوں کی تعداد ہے 37 ہزار 511۔ ان میں خواتین کی تعداد ہے ساڑھے انیس ہزار اور مرد ہیں اٹھارہ ہزار۔ عورتیں بڑھ گئیں مردوں سے اب دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب چھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ کی اختتامی دعا کروائی۔

دعا کے بعد احباب نے بڑے پُرجوش اور ولولہ انگیز نعرے بلند کئے۔ اس موقع پر افریقن احمدی احباب نے اپنے خاص روایتی انداز میں کلمہ کا ورد کیا جس پر سارے ہال میں کلمہ طیبہ کی صدا گونجنے لگی۔ بڑا ایمان افروز منظر تھا۔ افریقن احباب سے کچھ فاصلہ پر عرب ممالک کے احمدی کھڑے تھے۔ انہوں نے بھی اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت و محبت اور فدائیت کا اظہار دعائیہ نظمیں پڑھتے ہوئے کیا۔ پھر جرمن احمدی احباب نے جرمن زبان میں اپنے جذبات کا اظہار کیا اور حضور انور سے اپنے عشق و محبت کو نظم کی صورت میں پیش کیا۔ بعدازاں ترکی کے احمدی احباب نے مائیک پکڑ لئے اور ترکی زبان میں نظم پیش کی۔ بڑا روح پرور ماحول تھا۔ سرخ بھی سفید بھی، کالے بھی گورے بھی، ہر قوم، ہر قبیلہ اپنے پیارے آقا پر اپنا سب کچھ نثار کئے بیٹھا تھا۔

بعدازاں دو نوجوانوں نے ''لبیک یاامامنا لبیک سیدی'' نظم پڑھی تو سارا ہال ساتھ ساتھ اس نظم کو دہرا رہا تھا۔ سبھی کے ہاتھ بلند تھے اور بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور زبان پر یہ الفاظ تھے کہ ''اے ہمارے امام، اے ہمارے آقا، ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں''۔

یہ نظم مکمل ہوتے ہی جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کے ایک گروپ نے نظم ''جی سیدنا ارشاد کریں کیا کرنا ہے''۔ اپنے پیارے آقا کے ساتھ محبت و اخلاص کے جذبات میں ڈوب کر پڑھی۔ اٹھارہ ہزار کا مجمع، ہر چھوٹا، بڑا، جوان، بوڑھا یک زبان ہوکر ساتھ ساتھ یہ الفاظ دہرا رہے تھے کہ ''جی سیدنا ارشاد کریں کیا کرنا ہے''۔ ہر ایک اپنا وجود، اپنا مال اور اپنی اولاد اور اپنی جان حاضر کئے بیٹھا تھا۔

پھر بنگالی احمدی احباب نے بنگلہ زبان میں خلافت احمدیہ کے حوالہ سے اپنی نظم پیش کی اور اہل بنگال کی نمائندگی میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

پھر آخر پر چند نوجوانوں نے مل کر پنجابی زبان میں نظم

خلافت نوں پورا سو سال ہو گیا

ساڈا اور اچا اقبال ہو گیا

پیش کی۔

یہ روح پرور اور انتہائی ایمان افروز پروگرام اس وقت اپنے اختتام کو پہنچا جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فلک بوس نعروں کے جلو میں خواتین کے جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں اور خواتین نے عربی اور اردو اور جرمن زبان میں دعائیہ نظمیں پیش کیں اور نعرے بلند کرکے اپنی عقیدت اور جذبات کا اظہار کیا۔

بعض وفود کی ملاقاتیں

چھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ سے اپنے دفتر تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق سلووینیا (Slovenia) اور میسیڈونیا (Macedonia) سے آئے ہوئے وفود کی ملاقات تھی۔

سب سے پہلے سلووینیا کے وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس ملک سے بیس افراد مرد و خواتین پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی پر آیا تھا۔ وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔ اس وفد میں ایک پاکستانی غیراحمدی دوست بھی تھے جو اپنی بوزنین اہلیہ کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ ان صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہاں آکر میری وہ سب غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں جو میرے دل میں جماعت کے متعلق تھیں۔

وفد کے تمام ممبران نے بہت اچھے تاثرات کا اظہار کیا کہ اس جلسہ کی وجہ سے ہم اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ جلسہ کے سارے انتظامات بہت عمدہ تھے۔

مسجد کی تعمیر کے تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ مسجد کے لئے قطعہ زمین تلاش کریں اور کم ازکم 100 افراد کے لئے بیت بنائیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ واپس جاکر جگہ تلاش کریں پھر لندن سے کسی آرکیٹیکٹ کو بھجوایا جائے گا۔ کوشش کریں کہ ایک سال کے اندر اندر مسجد کی تعمیر کا کام مکمل ہوجائے۔ اسی طرح وفد کی درخواست پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے قبرستان کے لئے زمین بھی دیکھیں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرد احباب کو قلم اور خواتین کو انگوٹھیاں اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

اس ملاقات کے بعد میسیڈونیا (Macedonia) کے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ میسیڈونیا سے تین افراد پر مشتمل وفد تھا۔ اس کے علاوہ سوئٹزرلینڈ میں مقیم ایک میسیڈونین دوست بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ دوست بھی اس وفد کے ساتھ تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وفد سے ابتدائی تعارف حاصل کیا۔ اس وفد کے سب ممبران پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ کو جلسہ کیسا لگا۔ وفد کے ممبران نے بتایا کہ بہت اچھا لگا۔ ہر چیز بہت اچھی تھی۔ انتظامات بہت عمدہ تھے۔ اتنی بڑی تعداد تھی لیکن سب کام خوش اسلوبی سے جاری تھے۔

حضور انور نے میسیڈونین احمدی احباب کو دعوت

الی اللہ کی طرف توجہ دلائی اور جرمنی میں مقیم ایک میسیڈونین احمدی دوست کوفرمایا کہ زیادہ دیر میسیڈونیا میں قیام کریں اور وہاں جماعت کو آرگنائز کریں۔

مبلغ کے ویزا کے حصول کے لئے رابطے پیدا کریں۔ متعلقہ حکام کے ساتھ تعلقات بنائیں اور جماعت کا تعارف کروائیں۔ اپنے پبلک ریلیشن بہتر کریں۔ اس وفد میں ایک صاحب وکیل تھے جنہوں نے کہا وہ جماعت کی رجسٹریشن کے لئے کوشش کررہے ہیں۔ حضور انور نے اس سے دریافت فرمایا کہ یہاں آپ نے سب کچھ دیکھا ہے۔ جماعت میں کوئی برائی تو نہیں دیکھی؟ کہنے لگا کہ نہیں۔ حضور انور نے فرمایا پھر اچھے لوگوں کی سپورٹ کرنی چاہئے۔ جس پر وکیل نے کہا کہ ہم ہر ممکن کوشش کریں گے۔ مبلغ کے ویزا کے تعلق میں حضور انور کے دریافت کرنے پر وکیل نے بتایا کہ وزارت داخلہ ویزا جاری کرتی ہے۔

وفد نے حضور انور کی خدمت میں اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ میسیڈونیا کے بعض علاقوں میں غربت ہے۔ جماعت جرمنی نے وہاں انسانی بہبود کے لئے بہت کام کیا ہے اور میڈیکل کیمپ بھی لگائے ہیں۔ ان لوگوں کو مزید مدد کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں تعلیم فری ہے یا نہیں جس پر وفد نے بتایا کہ پرائمری ایجوکیشن فری ہے۔ بارہویں کلاس تک تعلیم فری ہے۔

حضور انور نے مسجد کی تعمیر کی ہدایت فرمائی اور فرمایا جہاں جماعت کی تعداد زیادہ ہے وہاں مسجد کیوں نہیں بناتے۔ فرمایا واپس جا کر جائزہ لیں کہ زمین کتنے کی ملے گی۔ چار ہزار مربع میٹر کا پلاٹ کتنے کا مل جائے گا۔ واپس جا کر پتہ کرکے بتائیں۔ زمین خریدیں اور اپنی مسجد تعمیر کریں اور ساتھ اپنا مشن ہاؤس بھی ہو۔ باقاعدہ جماعت کو آرگنائز کریں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور فرمایا کہ آپ سب سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اب یہ رابطے مزید بڑھیں گے اور یہ ہمارے کاموں میں مدد کریں گے۔ وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنوائی۔

بعدازاں ملک Niger کے ایک نو احمدی دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

جرمن خواتین کی ملاقات

سات بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق جرمن خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ قریباً پچاس جرمن خواتین اپنے بچوں کے ساتھ موجود تھیں۔ یہ اجتماعی ملاقات تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کو السلام علیکم کہا اور حال دریافت فرمایا اور فرمایا امسال کا جلسہ سالانہ آپ کو کیسا لگا۔ کیا اس سال کے اور گزشتہ سال کے جلسہ سالانہ میں کوئی فرق تھا۔ اس پر ایک خاتون نے عرض کیا کہ یہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل تھا۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے ایک سپیشل جلسہ سالانہ تھا۔

حضور انور نے فرمایا کوئی سوال ہے تو پوچھیں۔ جس پر ایک خاتون نے قرآن کریم میں یاجوج ماجوج کے ذکر کے بارہ میں پوچھا کہ یہ دو طاقتیں کون سی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل دنیا میں دو بڑی طاقتیں ہیں ایک امریکہ اور دوسری رشیا۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ ہمیں جو پانچ وقت نماز پڑھنے کا اور کثرت سے ذکر الٰہی کرنے کا جو حکم ہے کیا یہ آخری زمانہ کے حالات کی وجہ سے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پندرہ سو سال قبل بھی اللہ تعالیٰ کا یہی حکم تھا کہ روزانہ پانچ وقت نماز ادا کی جائے اور ہر زمانہ میں انبیاء اس لئے بھیجے گئے کہ وہ مخلوق کو خدا کی یاد کی طرف متوجہ کریں۔ ہاں یہ کہا جاتا ہے کہ زیادہ توجہ سے نماز ادا کریں کیونکہ شیطان کے حملے بڑے مضبوط ہیں اور شیطان کے شر سے بچنے کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

اسی طرح ان ایام میں آنحضرت ﷺ پر جھوٹے اور ناجائز الزامات بڑھ رہے ہیں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی وجہ سے دنیا کے لئے کوئی بہانہ اور عذر نہیں ہے کہ وہ کہہ سکیں کہ آنحضرت ﷺ کی صداقت پر روشنی نہیں ڈالی گئی اور ہمیں سچائی کا علم نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم دنیا کو سچائی بتائیں اور حقیقت حال سے آگاہ کریں اور اس سچائی کی طرف دنیا کو بلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کی گئی کہ تین خواتین بیعت کی خواہش مند ہیں۔ حضور انور نے ان کا تعارف دریافت فرمایا اور ان کی عمروں کے بارہ میں پوچھا اور ان کے ذاتی حالات دریافت فرمائے۔ ایک نوجوان بچی جس کی عمر 17 سال تھی اور جس کو والدین کی طرف سے مخالفت کا خوف تھا۔ اس بچی کو حضور انور نے فرمایا کہ وہ مزید سوچ کر اور غور وفکر کرکے بیعت کرے لیکن اس بچی نے بتایا کہ وہ پہلے ہی بیعت فارم پُر کر چکی ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچیوں، ناصرات کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور طالبات کو قلم عطا فرمائے۔ تمام جرمن خواتین اپنے پیارے آقا سے مل کر بے حد خوش تھیں اور جذباتی تھیں۔ بعض نومبائع خواتین نے جذبات سے مغلوب ہوکر رونا شروع کر دیا۔ ایک نوجوان بچی نے اسی وقت بیعت فارم پُر کرکے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

جرمن احباب کی ملاقات

جرمن خواتین سے ملاقات کا یہ پروگرام سات بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ تبلیغ کی مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں جرمن احباب اور بعض دیگر قومیتوں کے احمدی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب مارکی میں داخل ہوئے تو جرمن مرد حضرات اور بچوں نے اھلاً وسھلاً و مرحبا پڑھتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور انور نے جرمن احمدی دوست طارق گڈٹ صاحب سے دریافت فرمایا کہ اس سال اور گزشتہ سال کے جلسہ میں کیا فرق تھا۔ طارق صاحب نے بتایا کہ امسال کا جلسہ سالانہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہونے کے لحاظ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل جلسہ ہے اور لوگوں میں خلافت کا شعور بڑھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ حضور انور ایدہ اللہ کی تقریر کو Transcribe کروائیں اور پہلے حضور انور کو دکھائیں پھر اس کا جرمن زبان میں ترجمہ کریں۔ حضور انور نے فرمایا ہدایت اللہ ہیوبش صاحب بہت اچھا ترجمہ کرسکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی یادداشت بہت اچھی ہے۔ کل کے پروگرام میں انہوں نے بہت اچھا ترجمہ کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ یہاں عرب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور جرمن احباب کے علاوہ ٹرکش بھی ہیں۔ ترکی کے احمدی احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ ہمارا ترکی جماعت کا اس ماہ کے آخر پر پہلا جلسہ سالانہ ترکی میں ہونے والا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

افریقن احمدی احباب بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ حضور انور نے ایک دوست سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کہاں سے ہیں؟ ان صاحب نے بتایا کہ مَیں غانا سے ہوں اور ٹیچی مان کے علاقے سے ہوں۔ دوسرے نے بتایا کہ میں سیرالیون سے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان افریقن احباب سے دریافت فرمایا کہ جلسہ کے آخر پر جب مختلف نظمیں پڑھی جارہی تھیں تو آپ لوگوں میں سے کون نظم پڑھ رہا تھا۔ ایک غانین دوست نے بتایا کہ وہ نظم پڑھ رہے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہاں غانین اس میں ماہر ہیں۔ بعض افریقن احباب نے بتایا کہ ہم گیمبیا سے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا عرب احباب میں سے یہاں الجیریا سے بھی ہیں۔ مراکش، لبنان اور سیریا سے بھی ہیں۔ ایک عرب دوست کھڑے ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ انہوں نے MTA العربیہ کے ذریعہ ''الحوار المباشر'' پروگرام دیکھ کر بیعت کی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہاں سب سے نیا احمدی کون ہے؟ اس پر ایک نوجوان دوست کھڑے ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ ان کا تعلق ملک یونان (Greece) سے ہے لیکن وہ ایک لمبے عرصہ سے جرمنی کے شہر Duisburg میں آباد ہیں اور ایک عرصہ سے حق کی تلاش میں تھے۔ مجھے میرے سوالوں کے جواب نہیں ملتے تھے۔ مَیں نے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی اور احمدی دوستوں سے ملا۔ اب جلسہ جرمنی میں شامل ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر سنیں اور خصوصاً جہاد کے موضوع پر جرمن مہمانوں سے خطاب سنا۔ اب مجھے میرے سب سوالوں کے جواب مل گئے ہیں اور میں اسی وقت ابھی بیعت کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ اس نوجوان نے اسی وقت حضور انور کے سامنے بیعت فارم پُر کر دیا۔

ایک عرب دوست نے بھی بتایا کہ مَیں بھی نیا احمدی ہوں۔ مَیں نے MTA دیکھ کر بیعت کی ہے۔ حضور انور نے اس سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کس چیز نے متاثر کیا ہے۔ اس پر اس عرب دوست نے جواب دیا کہ مجھے حقیقی دین صرف احمدیت میں ملا ہے۔

اس مجلس میں بیعت فارم پُر کرنے والے یونانی دوست کا نام Konstantions Zerdalis ہے۔

اس تقریب کے آخر پر اس نوجوان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے۔ دستی بیعت کی سعادت بھی حاصل کی۔ بیعت کا منظر بڑا رقت آمیز تھا۔ جہاں یہ نومبائع زاروقطار رو رہا تھا وہاں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں اور بعض سسکیاں لے کر رو رہے تھے۔ ہر جوان، بوڑھا، سرخ وسفید، کالا، گورا اپنے آقا پر فدا ہو رہا تھا اور اپنا سب کچھ نچھاور کئے ہوئے تھا۔

بیعت کے بعد اس نومبائع یونانی نوجوان نے حضور انور کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضور انور کے دست مبارک کو چومتا رہا اور اپنی پیشانی حضور انور کے ہاتھ پر رگڑتا رہا۔

بیعت کے بعد تمام احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور طلباء اور مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے ان دیگر احباب کو قلم عطا فرمائے۔ سبھی احباب باری باری حضور انور کے پاس آتے اور حضور انور کے دست مبارک کو بوسہ دیتے اور حضور انور بڑوں کو قلم اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔

اس تقریب کے آخر پر سبھی احباب نے مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

یہ تقریب شام آٹھ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ منہائم سے مسجد بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔ نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔ نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب

صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت کم ازکم پچاس فیصد گھرانوں تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب پہنچانا بھی شامل ہے۔ امراء کرام ومبلغین انچارج اور صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں جائزہ لے کر ٹارگٹ کو جلد از جلد حاصل کرنے کی سعی فرمائیں اور اپنی مساعی سے وکالت اشاعت لندن کو بھی مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔لندن)

SHAHEEN REISEN

قابل اعتماد — Authorised Agents — خوش اخلاق اسٹاف

ہمارے معزز کرم فرما دنیا بھر کے ہوائی سفر کے لئے انتائی سستی OK ہوائی ٹکٹ حاصل کریں۔ نیز موسم بہار اور گرمیوں کی چھٹیوں کے لئے ANGEBOT سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے ہماری website پر Fluganfrage کو کلک کریں۔

اسی طرح UK سے جرمنی آنے والوں کے لئے Ferry کی انتہائی سستی ٹکٹ دستیاب ہے۔

Arshad Ahmad Shahbaz - Sales Exective

Fon: +44 (0) 6151-36 88 525 Web: ww.shaheenreisen.de

Address:Siemens str - 6 , 64289 Darmstadt - Germany

Bank details: Shaheen Reisen - Kontonr.: 934 116 466 - BLZ: 440 100 46 - Postbank Dortmund

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

صدسالہ جشن خلافت نمبرز

صدسالہ جشن خلافت کی تقریبات کے حوالہ سے طبع ہونے والی خصوصی اشاعتیں اور سووینئرز (جو ہمیں موصول ہوئے ہیں) کا تعارف کچھ عرصہ سے جاری ہے۔ ایسی خصوصی اشاعتیں، دورانِ سال، جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں گی، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، اُن پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف پہلے ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہے گا۔ رسائل و جرائد کی ترسیل نیز خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

ساسانی ایران کا مقابلہ اور اس پر فتح

اسلام سے قبل ایران میں ساسانی خاندان کی شخصی بادشاہت قائم تھی جو مطلق العنان تھی اور ملک گیری کی ہوس کے باعث ہمسایہ مملکتوں پر حملہ آور رہنا ہی ان کا شغل تھا۔ عربوں کی قبائلی رقابت کی ماری ہوئی قوم کو مغلوب رکھنے کی بھی مسلسل کوشش کی جاتی۔ چنانچہ یمن، بحرین اور دیگر قریبی علاقے تو یہ حکمران اپنے ماتحت ہی سمجھتے لیکن بقیہ عرب کو بھی اپنی جاگیر تصور کرتے۔ اہل عرب گو غیرمتمدّن اور کمزور تھے لیکن اپنی آزادی کو ہمیشہ برقرار رکھنے میں کوشاں رہے۔ جب اسلام کا ظہور ہوا اور عرب متحد ہونے لگے تو ایرانیوں نے اِس اتحاد سے خائف ہوکر سرحدی علاقوں کے قبائل پر حملے تواتر سے کرنے شروع کردیئے۔ چنانچہ ایک سرحدی قبیلہ کے سردار حضرت مُثَنّٰی بن حارثہؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے اپنے قبیلہ کے بچاؤ کے لئے ایرانیوں کے خلاف جوابی حملوں کی اجازت حاصل کرلی اور یہ لڑائیاں ہی وسعت پذیر ہوکر قبضۂ ایران کا موجب ہوئیں۔ تاہم جنگ کے بعد مسلم فاتحین نے مقامی آبادی سے جو معاہدے کئے اُن میں مقامی آبادی کی جان، مال اور مذہبی آزادی اور عبادتگاہوں کے تحفظ کی ضمانت دی گئی اور مستشرقین کی اِس سوچ کو ہمیشہ کے لئے غلط قرار دیدیا کہ مسلمانوں نے کسی لالچ یا ہوس کے تحت جارحیت کی تھی۔

ایران کی ساسانی حکومت کا بانی اردشیر تھا جس نے سب سے پہلے اہل عرب کے خلاف فوجی مہم کا آغاز کیا اور پہلے عراق پر قبضہ کرکے بادشاہ عمرو بن عدی کو اپنا باج گزار بنالیا۔ پھر لمبے محاصرہ کے بعد بحرین پر قبضہ کرلیا۔ پھر اردشیر کا بیٹا شاپور تخت نشین ہوا تو اُس نے عرب کے اندرونی علاقوں حجاز وغیرہ پر بھی قبضہ کرکے وہاں اپنا گورنر مقرر کردیا۔ پھر ایک اور بادشاہ ھرمز کے بعد جب اُس کا بیٹا شاپور کمسنی میں بادشاہ بنا تو عربوں نے بغاوت کردی۔ یہ شاپور بڑا ہوکر بڑا جابر حکمران بنا اور اس نے نہ صرف عربوں پر حملہ کرکے شدید خونریزی کی بلکہ عرب دشمنی میں اتنا بڑھا کہ جہاں سے بھی گزرتا وہاں کے چشمے اُجاڑ دیتا اور کنوئیں مٹی سے بند کروادیتا تاکہ زندگی کا ہی خاتمہ ہوجائے۔ مدینہ کے قریب تک اُس نے دہشت و خونریزی کا بازار گرم کئے رکھا۔ عرب اگرچہ شاپور کے سامنے تو بے بس تھے لیکن جب رومی حکومت نے شاپور کے خلاف جنگ کے لئے عربوں کو اپنے لشکر میں شامل کرنا چاہا تو ایک لاکھ ستر ہزار عرب رومی لشکر میں شامل ہوگئے۔

عربوں کے ایک قبیلہ بکر کے خلاف جب ایرانیوں کے بادشاہ کسریٰ نے کسی بات پر ناراض ہوکر لشکر روانہ کیا تو عربوں نے تعداد میں کم ہونے کے باوجود اُسے مار بھگایا۔ یہ عربوں کی ایرانیوں کے خلاف پہلی فتح تھی جس کی خبر جب آنحضور ﷺ نے سنی تو فرمایا: ’’آج پہلا دن ہے کہ عرب نے ایران سے انصاف حاصل کیا ہے‘‘۔ جب آنحضور ﷺ نے بادشاہوں کو خطوط لکھے تو یمن پر ایرانی قبضہ موجود تھا۔ ایرانی بادشاہ کسریٰ پرویز کے لئے خط لے کر حضرت عبداللہ بن حذافہؓ پہلے یمن گئے اور وہاں کے ایرانی گورنر بازان کی معرفت ہی کسریٰ کے دربار میں پہنچے۔ کسریٰ نے خط سن کر اسے ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور غصہ سے کہا: ’’میرا غلام ہوکر مجھے اس طرح مخاطب کرتا ہے‘‘۔ پھر اُس نے یمن کے گورنر کو لکھا کہ نبوت کے مدعی کو گرفتار کرکے میرے پاس بھجوایا جائے۔ بازان نے دو کارندے آپؐ کی طرف بھجوادیئے۔ یہ کارندے جب طائف پہنچے تو وہاں کے لوگوں نے یہ کارروائی سن کر خوشی کا اظہار کیا اور آپس میں یوں پیغام دیا کہ ’’خوشخبری ہو کہ بادشاہوں کے بادشاہ کسریٰ نے اس کے لئے آدمی مقرر کردیئے ہیں جو تمہیں اس سے نجات دلادیں گے‘‘۔ جب ان کارندوں نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں کسریٰ کا پیغام پہنچایا تو یہ بھی کہا کہ بازان نے مجھے آپ کو لانے کے لئے بھیجا ہے۔ اگر آپ بازان کے پاس چلے آئیں تو وہ کسریٰ کو ایسی تحریر لکھ دے گا کہ بادشاہ آپ کو تکلیف دینے سے رُک جائے لیکن اگر آپ انکار کریں گے تو آپ کسریٰ کو جانتے ہی ہیں، وہ آپ کی قوم کو تباہ کردے گا اور ملک کو ویران بنادے گا۔

آنحضور ﷺ نے اُس کارندے کو اگلے دن دوبارہ آنے کا ارشاد فرمایا۔ جب وہ آیا تو آپؐ نے اُس سے فرمایا: ’’جاؤ، ہمارے خدا نے تمہارے آقا کا آج رات خاتمہ کردیا ہے‘‘۔ جب دونوں کارندے واپس یمن پہنچے اور بازان کو یہ اطلاع دی تو زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ایران سے اطلاع آگئی کہ کسریٰ کو اُس کے بیٹے شیرویہ نے ہلاک کردیا ہے اور وہ خود بادشاہ بن گیا ہے۔

مذکورہ واقعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایرانی کس طرح عربوں کو اپنا ماتحت خیال کرتے تھے اور یہ کہ ایرانی ناراض ہوکر عربوں پر کس قدر ظلم کرتے تھے۔ چنانچہ مسلمان اس میں سراسر حق پر تھے کہ اپنے جان سے پیارے وجود کو دھمکی دینے والی اور جنگی الٹی میٹم دینے والی حکومت سے جنگ کریں۔

کسریٰ کے بعد ایران میں کئی بادشاہ چھوٹے چھوٹے عرصہ کے لئے بادشاہ بنے اور کسی قدر خلفشار کی صورت پیدا ہوئی۔ عربوں کی سرحد پر جو ایرانی صوبہ تھا اُس کا گورنر ھرمز تھا جو بڑے جاہ و جلال کا مالک تھا۔ عرب پر مسلسل زمینی حملے کرنا اور ہندوستان پر سمندری حملے کرنا اُس کا معمول تھا اور عرب اُس کے مظالم پر شدید پریشان تھے۔ اُس کے مظالم اس قدر تھے کہ عربی زبان میں خباثت اور کفر کا ضرب المثل بن گیا تھا۔ جب حضرت مثنّیٰؓ نے ھرمز کی جارحانہ کارروائیوں کے جواب میں حضرت ابوبکرؓ کی اجازت سے ایرانیوں کے خلاف Counter attacks کا آغاز کیا تو کچھ عرصہ بعد مزید امداد کی درخواست پر حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کو مسلمانوں کی مدد کے لئے بھجوادیا۔ چنانچہ ایران پر حملہ مسلمانوں کی جارحیت نہیں تھی بلکہ یہ ایک دفاعی حکمت عملی تھی۔ اس کا ثبوت یہ بھی ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے اسلامی فوج کے کمانڈروں کے ایک وفد سے پوچھا کہ اسلامی مفتوحہ علاقہ میں بغاوت کیوں ہوجاتی ہے کہیں مسلمان ذمیوں کو تکلیف تو نہیں دیتے۔ جواب میں احنف بن قیس نے کہا کہ مسلمان کبھی ذمّی کو تکلیف نہیں دیتے بلکہ اس بغاوت کی وجہ یہ ہے کہ ایرانی مسلسل ہمارے خلاف شورشیں کرتے چلے جارہے ہیں لیکن ہم نے آج تک ایران کا کوئی حصہ اُس وقت تک فتح نہیں کیا جب تک شاہِ ایران کی فوج نے حملہ نہیں کیا۔

اگرچہ مسلمان اس بات پر حق بجانب تھے کہ ایرانی حملے کی صورت میں ایران کو فتح کرکے دَم لیں لیکن حضرت عمرؓ کی امن کو قائم کرنے کی خاطر یہی ہدایت تھی کہ ہر معرکہ کے بعد مسلمان اپنی فتح کے فوجی فوائد سے متمتّع ہونے کی بجائے مزید فوجی اقدام روک دیں۔ لیکن ایرانی جلد ہی تازہ دَم ہوکر پھر مسلمانوں پر حملہ آور ہوتے اور شکستوں پر شکست کھاتے چلے گئے۔

دراصل اگر کوئی عربوں کی طاقت اور دوسری طرف ساسانی و بازنطینی مملکتوں کی طاقت کا موازنہ کرے تو یہی نتیجہ نکالے گا کہ عربوں کا دونوں عظیم طاقتوں کے خلاف لڑنا کبھی بھی جارحیت کا نتیجہ نہیں ہوسکتا بلکہ یہ دونوں طاقتوں سے مظالم سے نجات حاصل کرنے کی ایک جہد مسلسل تھی۔ چنانچہ ہر معرکے میں ایرانیوں کی تعداد مسلمانوں کی تعداد سے کئی گُنا زیادہ تھی۔ اور مسلمانوں کے اسلحے کا یہ حال تھا کہ ایرانی ان کا تمسخر اُڑاتے اور ان کے تیروں کو تکّلے کہا کرتے۔ اگر مسلمانوں کا ارادہ جارحیت کا ہوتا تو وہ دونوں طاقتوں کے خلاف ایک ہی وقت میں سرگرم عمل ہونے کی بجائے ایک طاقت کی پشت پناہی سے دوسری پر حملہ آور ہوتے۔ اگر مسلمانوں کی خواہش صرف لُوٹ مار کی ہوتی تو عراق وغیرہ چند علاقوں پر قبضہ ہی کافی ہوتا۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ مسلمانوں نے اپنی دفاعی لڑائی مجبوراً لڑی جو خدا تعالیٰ نے عظیم الشان فتوحات میں بدل دی۔

افغانوں اور کشمیریوں میں بنی اسرائیلی عنصر

قریباً دو ہزار سال قبل مسیح میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بنی اسرائیل کی ابتدا ہوئی۔ آپؑ کے پوتے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسرائیل کا خطاب عطا فرمایا۔ آپؑ کے بارہ بیٹے تھے جن سے بارہ قبائل شروع ہوئے اور وہ بنی اسرائیل کہلائے۔ پھر ایک قبیلہ جسے کہانت کی خدمت سپرد ہوئی تھی، اِن قبائل سے خارج ہوگیا لیکن حضرت یوسفؑ کے دو بیٹوں کو میراث ملی اور اُن دونوں کی اولاد بھی بنی اسرائیل کے قبائل میں شمار ہوئی۔

جامعہ احمدیہ ربوہ کے خلافت سووینئر کے ایک مضمون میں افغانستان اور کشمیر کی طرف آباد کئے جانے والے جلاوطن بنی اسرائیلی قبائل میں متعدد مثالوں کے ساتھ بنی اسرائیلی عنصر کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مؤرخین اور محققین کے بیانات کے علاوہ آج بھی اِن قبائل کی بعض رسوم، قبائل اور مقامات کے ناموں، مختلف اصطلاحات اور سینہ بہ سینہ چلنے والی روایات میں جو مماثلت پائی جاتی ہے وہ اس بات کی شہادت ہے کہ افغانستان کے راستے کشمیر تک پہنچنے والی قوم کا تعلق بنی اسرائیل ہی سے ہے اور انہی قبائل کی خاطر حضرت مسیحؑ بھی ہجرت کرکے کشمیر تک پہنچے جہاں آپؑ کی وفات ہوئی۔ لیکن یہ ساری تحقیق حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کے حوالہ سے کی جارہی ہے۔ خود حضورؑ نے اس بارہ میں بنیادی امور بیان کرکے جو نتیجہ نکالا تھا، وہ یہی تھا کہ ’’اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ افغان بنی اسرائیل میں سے ہیں جیسا کہ کشمیری بھی بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ اور جن لوگوں نے اپنی تالیفات میں اس کے برخلاف لکھا ہے انہوں نے سخت دھوکا کھایا ہے اور فکرِ دقیق سے کام نہیں لیا۔‘‘ (مسیح ہندوستان میں)

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 5/جون 2007ء میں ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک غزل شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

آج مستحکم ہے کل بے آسرا ہو جائے گا
یہ ترا طرز تحکم التجا ہو جائے گا

خوش گمانی ہے تری محور ہے تُو مرکز ہے تُو
کل کو تیرا ذکر بھی آیا گیا ہو جائے گا

آج کا دن ہے غنیمت آج کچھ کرلے کسب
کل کا دن چڑھنے سے پہلے کیا سے کیا ہو جائے گا

شوخ ہے بے حد یہ ہنستا بولتا مٹی کا بت
جب اُجل کی ٹھیس پہنچی بے صدا ہو جائے گا

گر ہے دانش مند دنیا میں نہ اپنا دل لگا
روگ ہے یہ، بڑھ گیا تو لادوا ہو جائے گا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
7th November 2008 –13th November 2008

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 7th November 2008

00:00 Tilawat, Dars & MTA International News
00:55 Shamail-e-Nabwi: a programme hosted by Rizwan Ahmad Khalid on the life and character of the Holy Prophet (saw).
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th March 1996.
02:40 Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 7th April 1998.
03:40 Al Maaidah: cookery programme teaching how to make biscuits.
03:55 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Germany.
04:45 Moshaairah: an evening of poetry
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor, recorded on 14th August 2008.
07:45 Learning French
08:15 Siraiki Service: discussion on the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw), hosted by Jamal-ud-Din Shams.
09:05 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 8th December 1995.
10:10 Indonesian Service
11:10 Seerat Sahaba Rasool (saw): discussion hosted by Hafiz Muzaffar Ahmad on the companions of the Holy Prophet (saw).
11:45 Tilaawat & MTA News
13:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
14:15 Dars-e-Hadith
14:30 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:30 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00 Friday Sermon [R]
17:30 Interview with Mumtaz Ataullah Sahiba, hosted by Abida Mubashar.
18:00 Le Francais C'est Facile
18:30 Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:10 Friday Sermon [R]
22:30 Food For Thought
22:55 Urdu Mulaqa'at: rec. on 8th December 1995.

Saturday 8th November 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Learning French
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th November 1996.
03:00 Friday Sermon
04:10 Interview
04:35 Food For Thought
04:55 Urdu Mulaqa'at: Recorded on 8th December 1995.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor, recorded on 14th August 2008.
07:30 Moshaairah: an evening of poetry
08:10 Discussion
08:50 Friday Sermon: rec. on 7th November 2008.
10:00 Indonesian Service
11:00 French Service
11:25 Art Class with Wayne Clements
12:00 Tilawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:00 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
15:30 Discussion
16:05 Moshaairah: an evening of poetry in celebration of the Khilafat Centenary.
16:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th May 1997. Part 1.
17:55 Art Class with Wayne Clements [R]
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
21:40 Discussion
22:15 Moshaairah: an evening of poetry in celebration of the Khilafat Centenary. [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 9th November 2008

00:00 Tilawat & MTA News
00:45 Discussion
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th March 1996.
02:35 Moshaairah: an evening of poetry
03:15 Friday Sermon: recorded on 07/11/08.
04:25 Question and Answer Session
05:25 Art Class with Wayne Clements
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) with Huzoor recorded on 29th January 2006.
08:00 Jalsa Salana USA 2008: opening session including speech delivered by Dr Ahsanullah Zafar.
09:00 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Germany.
09:25 Learning Arabic: lesson no. 19
10:00 Indonesian Service
11:05 Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 31st August 2007.
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon
15:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
16:10 Jalsa Salana USA 2008 [R]
17:00 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Germany. [R]
17:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996. Part 1.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
22:05 Learning Arabic: lesson no. 19 [R]
22:35 Huzoor's Tours [R]
23:10 Hamdiyya Majlis: discussion on the life and character of the Holy Prophet (saw).

Monday 10th November 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Jalsa Salana USA 2008
01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th March 1996.
03:00 Friday Sermon
03:55 Question and Answer Session: recorded on 25th March 1996.
05:15 Hamdiyya Majlis
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Bustan-e-Waqfe class with Huzoor. Recorded on 11th February 2006.
08:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 9.
08:15 Spotlight: Urdu speech delivered by Hafiz Muzaffar Ahmad.
09:15 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 6th April 1998.
10:30 Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 26th September 2008.
11:15 Medical Matters
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon
15:00 Spotlight [R]
16:00 Bustan-e-Waqfe class [R]
16:55 French Mulaqa'at
17:55 Medical Matters
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th March 1996.
20:35 MTA International News
21:05 Bustan-e-Waqfe class [R]
22:10 Friday Sermon [R]
23:05 Spotlight [R]

Tuesday 11th November 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 9.
01:30 Liqaa Ma'al Arab
02:35 Friday Sermon: rec. on 16th November 2007.
04:00 French Mulaqa'at: rec. on 06/04/1998.
04:30 Medical Matters
05:05 Spotlight
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal class with Huzoor, recorded on 12th December 2006.
08:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996. Part 2.
09:00 The Meaning of Life
09:30 Indonesian Service
10:30 MTA Travel
11:00 Sindhi Service
12:00 Tilawat, Dars & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Jalsa Salana UK 2007: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 29th July 2007.
15:30 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 12th December 2006.
16:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996. Part 2.
17:20 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
18:30 Arabic Service
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon, recorded on 7th November 2008.
20:30 MTA International News
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:15 Jalsa Salana UK 2007

Wednesday 12th November 2008

00:00 Tilawat, Dars & MTA News
01:00 Learning Arabic: lesson no. 13.
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th March 1996.
02:35 The Meaning of Life
03:05 Question and Answer Session
03:45 MTA Travel
04:25 Jalsa Salana UK 2007: second day address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 28th July 2007 from Hadeeqa-tul Mahdi, Hampshire.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Children's class with Huzoor recorded on 18th February 2008.
08:00 Zikre Hadhrat Masih-e-Maud (as)
08:50 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st March 1996.
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Muzakarah
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:10 Bangla Shomprochar
14:10 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), on the topic of the Attributes of Allah. Recorded on 21st February 1986.
15:05 Jalsa Salana speeches: speech delivered by Aftab Ahmad Khan on the principles of bringing up children. Recorded on 27th July 1996.
15:30 Children's class [R]
16:25 Khilafat Jubilee Quiz
17:25 Question and Answer Session
18:30 Arabic Service
19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 2nd April 1996.
20:30 MTA International News
21:00 Children's Class [R]
21:55 Jalsa Salana Speeches [R]
22:20 Zikre Hadhrat Masih-e-Maud (as)
23:00 From the Archives [R]

Thursday 13th November 2008

00:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:55 Hamaari Kaenaat
01:30 Liqaa Ma'al Arab: rec. on 02/04/1996
02:35 Art Class
03:05 Zikre Hadhrat Masih-e-Maud (as)
03:40 From the Archives
04:30 Khilafat Jubilee Quiz
05:35 Jalsa Salana Speeches
06:05 Tilawat, Dars & MTA News
07:00 Jamia Ahmadiyya class with Huzoor, recorded on 26th February 2006.
08:00 English Mulaqa'at: Recorded on 31st December 1995.
09:00 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Germany.
09:10 Khilafat Centenary Exhibition
10:00 Indonesian Service
11:00 Al Maaidah: cookery programme
11:35 Khilafat Centenary Quiz
12:00 Tilaawat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:10 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on 21st April 1998.
15:30 Huzoor's Tours [R]
15:40 Khilafat Centenary Exhibition
16:25 English Mulaqa'at [R]
17:30 Moshaairah: an evening of poetry
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News
21:10 Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:15 Khilafat Centenary Exhibition [R]
22:55 Jamia Ahmadiyya Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 31 October , 2008 | Issue No. 44

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ خلافت احمدیہ کے سوسالہ سفر کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کے افراد کو خلافت سے وفا اور اخلاص میں بڑھایا ہے۔

خلافت احمدیہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ اشاعت دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام کرتی چلی جائے گی۔

(جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور انور کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب)

لارڈ میئر منہائم کا ایڈریس، تقسیم انعامات و اعزازت۔ مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی ملاقاتیں۔ جرمن احمدی خواتین اور جرمن احمدی احباب سے الگ الگ ملاقاتیں۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

24/اگست 2008ء بروز جمعہ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

اختتامی اجلاس

آج جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اس کے بعد اختتامی تقریب کے لئے جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج پر کرسی صدارت پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی اور احباب نے بڑے ولولے اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے۔

جلسہ کی اس اختتامی تقریب میں شرکت کے لئے منہائم (Mannheim) کے لارڈ میئر Dr. Peter Kurz بھی آئے ہوئے تھے۔ امیر صاحب جرمنی نے ان کا تعارف کروایا۔

لارڈ میئر منہائم کا ایڈریس

بعد ازاں لارڈ میئر Dr. Peter Kurz نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

معزز خلیفہ، امیر صاحب اور تمام مہمانان کرام جو یہاں پر حاضر ہیں میں بہت خوشی سے سب کا شکر گزار ہوں کہ مجھے یہاں موقع دیا گیا ہے اور اب تو یہ ایک قسم کی روایت ہوگئی ہے۔ مجھے علم ہے کہ آپ کا اس سال کا جو جلسہ سالانہ ہے وہ بڑی خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ آج سو سال آپ کی خلافت کو قائم ہوئے ہو گئے ہیں یعنی آپ کی جماعت کے بانی مرزا غلام احمدؑ جو تھے وہ 1908ء میں فوت ہوئے۔ اس وقت سے جماعت میں خلافت کا نظام قائم ہے اور مَیں اس موقع پر خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کا خصوصی طور پر استقبال کرتا ہوں۔ مجھے علم ہے کہ وہ یہاں اس سے پہلے بھی متعدد مرتبہ تشریف لا چکے ہیں۔ مَیں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس جگہ کا جو انتخاب کیا ہے اس میں بڑی پرانی روایت شامل ہے۔ ساڑھے تین سو سال قبل جب یورپ میں جنگ کے نتیجہ میں یہاں جو مذاہب تھے وہ ایک دوسرے سے پھٹ چکے تھے تو اس شہر نے ان تمام مذاہب کو خوش آمدید کہا، استقبال کی اس روایت میں بھی ہم آپ کا آج بھی استقبال کرتے ہیں۔

ہمارے شہر کی آبادی تین لاکھ 20 ہزار ہے، 160 مختلف اقوام کے افراد رہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ان تمام مذاہب کے افراد خوشی کے ساتھ یہاں قبول کئے جائیں اور ہم ان کو قبول کرتے ہیں۔ کسی پُر امن معاشرے کی بنیاد اس بات پر رکھی جاسکتی ہے کہ سب ایک دوسرے کے جذبات، احساسات اور مذہب کو قبول کریں اور کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔

موصوف نے کہا کہ جماعت کا جو Moto ہے کہ ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ یہ ایک بہت اچھا پیغام ہے تمام مذاہب کے لئے، اصل میں مذاہب ایک دوسرے کو ملانے کے لئے بنائے جاتے ہیں لیکن آجکل ایک دوسرے کو پھاڑنے کا کام کر رہے ہیں۔

ہمیں بڑی خوشی ہے کہ اپنا امن کا پیغام ہمارے اس شہر سے چودھویں دفعہ اپنے TV کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلا رہے ہیں اور ہمارے اس شہر کی بھی نیک نامی ہو رہی ہے۔ ہم اس بات کے لئے آپ کے شکر گزار بھی ہیں اور خوش بھی ہیں۔ میں خصوصی طور پر منہائم جماعت کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اتنے بڑے پروگرام کو اتنے اچھے طریقے سے منظّم کیا ہے۔ باتنخواہ نہیں بلکہ خوشی سے طوعی کام کرنے والے افراد، کارکنان اس کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ چالیس ہزار سے زائد افراد کا انتظام سنبھالنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ میں فخر کرتا ہوں کہ آپ اس کام کو بڑی آسانی سے کر رہے ہیں۔

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کی جماعت نے ایک مناسب قطعہ زمین ڈھونڈھ لیا ہے۔ اگر باقی سب انتظامات مکمل ہو گئے تو انشاء اللہ اگلے جلسہ سالانہ پر یہاں آپ کی مسجد کا افتتاح ہوگا۔

مَیں انتہائی خوشی اور فخر سے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ جو ہے ہمارے شہر کی آبادی کا ایک بڑا اہم حصہ ہے اور مَیں بڑی خوشی سے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کا جلسہ بہت بہتر رنگ میں اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ مستقبل میں بھی ہم آپ کے ساتھ مل کر اس شہر میں پُر امن رہنے کو بہتر سمجھتے ہیں اور آخر پر آپ کو ایک بار پھر مَیں اپنے جذبات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بہت خوشی ہے کہ آپ اپنے جلسہ کو یہاں منعقد کر رہے ہیں۔

لارڈ میئر کے اس ایڈریس کے بعد جلسہ کے اس اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ طارق احمد چیمہ صاحب نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم مبشر احمد بٹ صاحب مبلغ سلسلہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ع

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا

مکرم حفیظ الرحمٰن انور صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

تقسیم انعامات و اعزاز

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو ایوارڈ اور میڈل عطا فرمائے۔

درج ذیل 32 طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے ایوارڈ اور میڈل حاصل کئے۔

وہاج بن ساجد، وقاص بن ساجد، عدنان عظمت چوہدری، صہیب احمد، افتخار احمد، ایاز محمود، محمد داؤد، علی مسعود ملک، Manuel Uhlmann، عبدالحلیم بھٹی، ارباب صادق اعوان، مشرف نوید خان، عدنان سرفراز، ظفر اللہ احمد، طلحہ رشید، ڈاکٹر عطاء المجید رانا، ثاقب انعام، عبدالسلام احمد، عمران وحید، عطاء الحلیم احمد، ولید احمد میاں، غالب احمد شیخ، محمد احمد باجوہ، عرفان احمد بھٹی، ثمر احمد محمود، ذیشان احسن، اسامہ احمد، زین مبشر گوندل، مسرور کاہلوں، رضوان فاروق اور شمروز احمد۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ”صد سالہ خلافت جوبلی“ کے پروگرام کے تحت خلافت کے موضوع پر مقالہ لکھنے کے مقابلہ میں انصار اور خدام میں سے پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والے احباب کو انعامات عطا فرمائے۔

مجلس انصار اللہ میں سے منظور احمد شاد صاحب نے پہلی، میاں مشہود احمد عارف صاحب نے دوسری اور لمعات مرزا صاحب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ میں سے ظہیر احمد طاہر صاحب نے پہلی، تنویر احمد ناصر صاحب نے دوسری اور ناصر احمد صاحب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2006-07ء کے دوران مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کے تحت بہترین کارکردگی دکھانے والی مجالس کو سندات خوشنودی اور علم انعامی عطا فرمائے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی میں کارکردگی کے لحاظ سے اول مجلس Rodgau علم انعامی کی حقدار قرار پائی اور حضور انور کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کیا۔ جبکہ مجلس Walldorf نے دوسری اور مجلس Koblenz نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی میں کارکردگی کے اعتبار سے چھوٹی مجالس میں مجلس Augsburg اول، مجلس Iseriohn دوم اور مجلس Renningen سوم قرار

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں